120

غلام احمد قادیانی

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

قیمت ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں تین بار ۔ فی پرچہ ایک آنہ ۔ قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۱۲ ششماہی للعہ سہ ماہی ۳

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۳۰ ۔ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۲۵ء ۔ یوم شنبہ ۔ مطابق ۲۲ صفر ۱۳۴۴ھ ۔ جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

نبوت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بخیریت ہیں ۔ اور خاندان میں خدا کے فضل سے خیریت ہے ۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب انشاء اللہ ۱۴ اور ۱۵ ستمبر تک قادیان تشریف لے آئینگے ۔ اور صاحبزادگان بھی چند دنوں تک واپس مری سے آجائینگے ۔

بٹالہ اور امرتسر میں ان دنوں احمدیوں کے جلسے ہو رہے ہیں ۔ ان میں شرکت کے لئے قادیان کے بعض دوست بھی گئے ہیں ۔

ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے فیصلہ کیا ہے کہ مضافات قادیان میں جلسوں کا سلسلہ شروع کیا جائے ۔ اس غرض کے لئے انہوں نے بارہ بارہ دیہات کے گروپ بنائے ہیں ۔ چنانچہ سب سے پہلا جلسہ موضع بگول میں بروز ہفتہ ہوگا ۔ ان جلسوں سے یہ بھی مقصود ہے کہ ان دیہات میں رہنے والے احمدیوں کا ایک دوسرے سے تعارف پیدا ہو جائے ۔ اور تعلقات مضبوط ہوں ۔

ہفتہ مختتمہ ۹ ستمبر ۱۹۲۵ء تک حسب ذیل مہمان مختلف مقامات سے تشریف لائے مولوی محمد احمد صاحب بی اے وکیل کپور تھلہ ۔ یوسف علی صاحب بی اے لاہور ۔ غلام محمد صاحب کلرک ڈاکخانہ ۔ سراج الحق صاحب منٹگمری ۔ خوشی محمد صاحب

اخبار احمدیہ

کاٹھ گڈھ میں تبلیغی جلسہ

۱۳ اگست ۱۹۲۵ء کو انجمن احمدیہ الاخوان کاٹھ گڈھ کے جلسہ میں مہاشہ محمد عمر صاحب ۔ عبد السلام اور چودہری عبد القدیر خان صاحب نے تقریریں کیں ۔ جن میں مولوی نعمت اللہ خان کی شہادت کے حالات سنائے ۔ اور جماعت کو ترغیب و تحریص دلائی ۔ کہ مولوی نعمت اللہ خان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ آخر میں شہید مرحوم کے لئے دعا کی گئی ۔ عبد السلام امیر جماعت احمدیہ کاٹھ گڈھ

بنگہ میں تبلیغ احمدیت

۲۵ اگست ۱۹۲۵ء کو مہاشہ محمد عمر صاحب قادیانی نے متصل تھانہ بنگہ وید اور قرآن مجید پر تقریر کی ۔ اور یہ بھی بتایا کہ ہندو دھرم چھوڑ کر میں کیوں مسلمان ہوا ۔ اس کے بعد جناب ماسٹر عبد الرحمان صاحب بی اے (سابق مہر سنگھ) نے تقریر فرمائی ۔ اور گورو نانک جی مہاراج کو گرنتھ صاحب کے حوالہ سے مسلمان ثابت کیا ۔ تقریر کے درمیان میں ایک سکھ صاحب جوش سے کھڑے ہو گئے ۔ اور سوال کرنے لگ گئے ۔ ماسٹر صاحب نے نرمی و آشتی سے ان کے جواب دیئے ۔

۲۶ اگست کو مہاشہ محمد عمر صاحب نے پہلے مضمون کا باقی حصہ بیان کیا ۔ جس کے بعد آریہ صاحبان کے لئے سوال و جواب کرنے کا موقع رکھا گیا ۔ مگر وہاں کوئی نہ آیا ۔ البتہ دوسری طرف اپنا لیکچر دینا شروع کر دیا ۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گندے اعتراض کئے ۔ ہم نے ۹ بجے رات کے آریوں کے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے مولوی محمد ہاشم صاحب کو کھڑا کیا ۔ مولوی صاحب نے خوب اچھی طرح سے اور واضح طور پر آریوں کے اعتراضات کے جواب دیئے ۔ خاکسار رحمت اللہ از بنگہ ۔

سجے پور میں مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کا ورود

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے پٹنہ سے واپس آتے ہوئے دو روز سجے پور قیام فرمایا ۔ آپکی موجودگی کو مبارک پاکر عزیز ہمایوں اختر کی رسم بسم اللہ کرائی گئی ۔ اور اسی سلسلہ میں جبکہ شہر سجے پور کے اکثر معزز مسلمان

اکٹھے تھے۔ مولانا نے دونوں دن تقریریں فرمائیں۔ ایک روز میلاد نبوی سے حقیقی طور پر ثواب حاصل کرنے کے ذرائع بیان فرمائے۔ اور دوسرے روز آپ نے قبولیت دعا کے طریق اور اس حربہ کو کام میں لانے کی راہیں بڑی فصاحت اور بلاغت سے بیان فرمائیں۔ تقریریں بہت کامیاب تھیں لوگوں نے ان پر بہت پسندیدگی ظاہر کی۔

خاکسار محبوب عالم از بیجے پور ؛

ایک پادری صاحب کا قبول اسلام

مسٹر کے ایڈورڈ نے جمعہ مورخہ ۴ ستمبر کو مسجد احمدیہ لاہور میں اسلام قبول کیا۔ ان کا اسلامی نام ابراہیم رکھا گیا۔ مسٹر موصوف عیسائی تھے۔ اور ۴۰ سال تک بطور عیسائی مناد کے کام کرتے رہے ہیں اب چھ ماہ کی کامل تحقیقات کے بعد آخر اللہ تعالیٰ نے عیسائیت ترک کر کے احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ ان کی عمر اس وقت قریباً ۷۰ سال ہے۔ اور انگریزی کام سے عنقریب ہی سبکدوش ہو کر پنشن حاصل کرنے والے تھے۔ ایسے وقت میں ان کا عیسائیت کو خیرباد کہہ کر اسلام قبول کرنا خاص اہمیت رکھتا ہے۔ جس سے اس صداقت کے گہرے اثرات کا پتہ چلتا ہے۔ جو اسلام نے ان کے دل میں پیدا کر کے انہیں اس پیرانہ سالی میں اپنے اس مفاد کو جو ایک دنیادار کے لئے بہت کچھ سہارا خیال کیا جاتا ہے۔ ترک کرنے پر آمادہ کر دیا ہے۔ آپ کے ۴ لڑکے اور ۲ لڑکیاں اور خاندان کل ۱۲ افراد پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ کہ وہ بھی مسٹر ایڈورڈ کے نقش قدم پر چلکر اسلام قبول کرنے کی توفیق پائیں۔ آمین۔

خاکسار دلاور شاہ سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ لاہور

کونسل آف سٹیٹ کے احمدی ووٹران کیلئے ضروری اطلاع

تمام پنجاب سے مسلمانوں کی طرف سے کونسل آف سٹیٹ میں ایک ممبر منتخب ہونا ہے۔ اس ممبری کے لئے کئی شخص امیدوار ہیں۔ جنمیں سے بہتر اور قابل امیدوار کے متعلق غور کرنا ہے۔ لہذا جملہ احمدی ووٹرز کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ ابھی سے کسی کو ووٹ دینے کا وعدہ نہ کریں۔ عنقریب مرکز سے اس بارے میں مشورہ دیا جانیوالا ہے۔ کونسل آف سٹیٹ کے جملہ احمدی ووٹرز اپنے نام اور پورے پتہ سے مجھے اطلاع دیں۔ نیز دیگر احمدی برادران اپنے زیر اثر غیر احمدی ووٹروں کے بھی ووٹ محفوظ کرا کر ان کے نام و پتہ سے اطلاع دیں۔ تاکید ہے۔ والسلام

ذوالفقار علیخان۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان

ٹریٹوریل کی بھرتی کیلئے دورہ

آنریری سیکنڈ لفٹیننٹ چوہدری فضل احمد خان صاحب ضلع سیالکوٹ۔ جالندھر ہوشیارپور میں اور آنریری سیکنڈ لفٹیننٹ مرزا اکمل محمود صاحب معہ ڈاکٹر فضل کریم صاحب ضلع گورداسپور میں ٹریٹوریل کی احمدیہ کمپنی کی بھرتی کے لئے دورہ کرینگے۔ انجمنہائے احمدیہ اضلاع مذکورہ اس کام کی سرانجام دہی کے لئے انکی ہر طرح امداد فرما کر ممنون فرماویں۔ ہر انجمن قابل بھرتی نوجوان ضرور بھرتی کرائے۔

نیازمند۔ ذوالفقار علیخان ناظر امور عامہ قادیان

تبلیغی دوروں کے متعلق ایک نہایت ضروری اعلان

دوروں کے متعلق مجلس مشاورت کا یہ فیصلہ ہے کہ ایسے دوروں کا خرچ متعلقہ جماعتیں ادا کریں۔ میری یہ تجویز تھی۔ کہ دوروں کے اختتام پر ضروری اخراجات وصول کئے جائیں۔ لیکن مالی تنگی کی وجہ سے ہم اس بات پر مجبور ہیں کہ ہر ایک احمدیہ جماعت سے استدعا کریں۔ کہ اپنے حصے کا خرچ ساتھ ساتھ ادا کرتے جائیں۔ تاکہ دورہ کے پروگرام میں کسی قسم کا حرج واقع نہ ہو۔ والسلام

فتح محمد سیال ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

ہیبرو یونیورسٹی یروشلم کی انگریزی ریویو کے لئے استدعا

یوروشلم کی ہیبرو یونیورسٹی کی طرف سے درخواست آئی ہے۔ کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی ان کی لائبریری کے لئے مفت مہیا کیا جائے۔ اس لئے کوئی دوست اس کا چندہ ادا کریں۔ تاکہ رسالہ جاری کیا جا سکے فلسطین وغیرہ علاقوں میں تبلیغ کا یہ ایک عمدہ ذریعہ اور موقعہ ہے۔ ناظر صیغہ دعوت و تبلیغ۔

کاروبار کے لئے نادر موقعہ

ہمارے چک میں آٹے کی مشین لگانے کا بہت اچھا موقعہ ہے۔ یہ چک دوسرے چکوں کے درمیان واقع ہے۔ غلہ کی آمد کافی سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ احمدی بھائیوں کے فائدہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے مفصل حالات مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کریں ؛

چوہدری مولا بخش نمبردار سیکرٹری انجمن احمدیہ چک ۳۵ جنوبی علاقہ سرگودھا

اعلان نکاح

عزیز سعید احمد پسر ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا نکاح صغریٰ بیگم دختر بابو محمد عالم صاحب اکونٹنٹ ملٹری اکونٹس ڈیپارٹمنٹ سے بعوض سات سو روپیہ مہر مسجد احمدیہ پشاور میں ۲۳ اگست ۲۵ء کو مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور نے پڑھا۔ خداوند کریم اس تعلق کو فریقین کے لئے بابرکت بنا دے۔

شاہ صاحب نے مبلغ پانچ روپے الفضل فنڈ میں دیئے ؛

(۲) برادرم عبدالقادر صاحب کمپونڈر سول ہسپتال نوشہرہ نے اپنے نکاح کی خوشی میں مبلغ ایک روپیہ الفضل فنڈ میں دیا۔ عاجز محمد سعید احمدی از پشاور

درخواست دعا

میرے دو لڑکے بخار میں بیمار ہیں حالت خراب ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

خاکسار عبدالعزیز سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گجرات

(۲) میرا لڑکا ریاست احمد بعارضہ بخار بیمار ہے۔ بہت کمزور ہو گیا ہے۔ تمام جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو شفا عطا کرے۔ عبدالسمیع از امروہہ

(۳) میاں محمد کالو صاحب جو لاہور سے ہجرت کر کے قادیان میں آ گئے ہیں ۔ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔ خاکسار نذیر احمد چغتائی۔ قادیان

(۴) ڈاکٹر سید اعجاز حسین صاحب احمدی بھاگلپور کا ایک ہی لڑکا ہے۔ جو سخت بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۵) خاکسار بعارضہ چشم سخت تکلیف میں مبتلا ہے۔ لہذا التماس ہے کہ درد دل سے دعا کی جائے۔ ہدایت اللہ قادیان

دعائے مغفرت

مولوی حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ افریقہ کی والدہ صاحبہ ۳۰ اگست ۲۵ء کو فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب اس مجاہد فی سبیل اللہ کی مرحومہ والدہ کی مغفرت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ؛

اخبار الحکم کا التواء

چونکہ اخبار کی قیمت بہت سے دوستوں کے ذمے باقی ہے۔ اور والد صاحب ولایت چلے گئے ہیں۔ اس لئے ان کی واپسی تک اخبار کی اشاعت میں التواء کیا جاتا ہے۔ اگر احباب یہ نہیں چاہتے تو توسیع اشاعت کے ساتھ اپنی ذمگی قیمتیں بھیج کر کارخانہ کی مدد فرمائیں۔

یوسف علی ابن شیخ یعقوب علی تراب قادیان

الفضل کا گذشتہ پرچہ

الفضل نمبر ۲۹ مورخہ ۱۰ ستمبر زیادہ تعداد میں چھپا ہے اس میں نجدی حملے کی تفصیلات ہیں۔ اور معارف قرآنیہ سے دیوبندیوں کے فرار اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے چیلنج کی منظوری کی اطلاع درج ہے۔ ایک روپیہ کے پچیس اور تین پیسے فی پرچہ کے حساب منگوالیں۔ محصولڈاک علاوہ

بارہ ۱۲ صفحے کا الفضل

زائد خرچ برداشت کر کے اس لئے شائع کیا جاتا ہے کہ احباب اسے دیکھ کر اخبار کی ترقی اشاعت میں خاص حصہ لیں۔ تاکہ موجودہ قیمت پر ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۲ ستمبر ۱۹۲۵ء

روضۃ النبیؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ التحیات کے مزارِ پُرانوار پر جو گنبدِ خضرا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ بلکہ حضور انور کو آپ ہی کے ارشاد کے مطابق جہاں آپکا رفیقِ اعلیٰ سے وصال ہوا وہیں حجرۂ مسقف کے اندر دفن کیا گیا تھا۔ اور موجودہ گنبد اسی حجرہ کو زیادہ مضبوط و مشیّد بنایا گیا ہے۔ تا اعدا اسلام کسی قسم کی شرارت یا ہتک کے مرتکب نہ ہو سکیں۔ اور خدامِ بارگاہِ رسالت اپنی وارفتگی شوق میں لا تجعلوا قبری عیداً اور وثناً یعبد کی خلاف ورزی نہ کر بیٹھیں۔ پھر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ کو ایسا ہی حرم قرار دیا۔ جیسا کہ خانہ کعبہ قرار پا چکا تھا۔ اور ان حرموں کے لئے ارشادِ نبوی ہے :۔ لم یحل لاحد قبلی ولا یحل لاحد بعدی۔ کہ یہاں جنگ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے جائز و حلال ہوئی۔ اور نہ میرے بعد کسی کے لئے جائز و حلال ہو گی۔ پس کسی بیرونی شخص کے لئے جائز و حلال نہیں۔ کہ وہ خانہ کعبہ یا مدینۃ النبی پر حملہ آور ہو۔ اور وہیں کا مسلم سلطان اگر کسی اپنے باغی گروہ پر قبضہ پانا چاہے۔ تو وہ بھی ایسی صورت اختیار نہیں کر سکتا جس سے ان آیات اللہ کو کسی قسم کا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔

روضۂ نبوی تورات کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ جو ان الفاظ میں ناظرین کرام یسعیاہ باب ۵۴ میں پڑھ لیں :۔

"ارے اے بانجھ۔ تو جو نہیں جنتی تھی۔ خوشی سے للکار۔ تو جو حاملہ نہ ہوتی تھی۔ وجد کر اور خوشی سے چلا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ بے کس چھوڑی ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہے اپنے خیمے کے مقام کو بڑھا دے۔ ہاں اپنے مسکنوں کے پردے پھیلا۔ دریغ مت کر۔ اپنی ڈوریاں لمبی اور اپنی میخیں مضبوط کر۔ اس لئے کہ تو دہنے اور بائیں طرف بڑھے گی۔ اور تیری نسل قوموں کی وارث ہو گی۔ اور اُجاڑ شہروں کو بسائے گی"

یقیناً ان آیات میں بنی اسمٰعیل مخاطب ہیں۔ بنی اسحٰق میں تو انبیاء ہوتے رہے۔ مکالمہ مخاطبہ سے سرفراز ہوئے مگر بنی اسمٰعیل کی قوم بانجھ کی مانند تھی۔ آخر خدا نے نظرِ الطاف فرمائی۔ سرورِ کائنات کی بعثت ہوئی۔ اور یہ بشارت ملی۔ کہ اب یہ قوموں کی وارث ہو گی۔ اور دہنے بائیں بڑھیگی

اسی سلسلہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے :۔

"اے تو جو آزردہ خاطر ہے۔ اور آندھی کی اچھالی ہوئی ہے۔ اور تسلی سے محروم ہے۔ دیکھ کہ میں تیرے پتھروں کو سرمے میں لگاؤنگا۔ اور تیری بنیاد نیلموں سے ڈالونگا۔ میں تیری فصیلوں کو لعلوں سے اور تیرے پھاٹکوں کو چمکتے ہوئے جواہر سے اور تیرا سارا احاطہ بیش قیمت پتھروں سے بناؤں گا۔ اور تیرے سب فرزند بھی خداوند سے تعلیم پائینگے۔ اور تیرے فرزندوں کی سلامتی کامل ہو گی۔"

اسی پیشگوئی کی بناء پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مطالبہ ہوا تھا :۔ اَوْ یکون لک بیت من زخرفٍ ایسے سب مطالبات دراصل یہود نے مشرکین کو سکھلائے تھے۔ جواب دیا گیا :۔ سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولاً۔ یعنے اللہ تعالےٰ ہر قسم کے نقص و عیب اور کمزوری سے پاک ہے۔ وہ ضرور اپنے وعدے پورے کریگا۔ مگر بشر رسول کی شان کے مطابق۔ چنانچہ آخر وہ وقت آیا۔ کہ آپ کے لئے ٹیلوں پر نہریں اور وادیوں میں چشمے کھولے گئے۔ صحرا کو تالاب بنایا گیا۔ اور سوکھی زمین کو پانی کی نہریں کر دیا گیا۔ (یسعیاہ باب ۵۴)

اور کفار کو حتیٰ تفجر من الارض ینبوعاً او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانھر خللھا تفجیراً کا جواب عملی صورت میں مل گیا۔ اسی طرح آپ کے لئے اسی دنیا میں نہایت مضبوط بنیادوں پر قیمتی گنبد تیار ہوا۔ جو تورات کی پیشگوئی کو پورا کرنے والا ٹھہرا۔

پس گنبدِ خضرا ر کی ایک ایک چیز آیت ہے۔ اور ضرور ہے۔ کہ قیامت تک برقرار رہے۔ جو بھی اس نشان کو مٹانے کی سعی نارو کرے گا۔ ضرور ناکام رہے گا۔ اور اپنے کئے کی سزا اسی دنیا میں پائے گا۔

خاکسار اکمل - قادیان

حضرت مسیح موعودؑ کی نثر و نظم کی ہیبت دیوبندی علماء پر

یوں تو دیوبندی مولوی ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان کردہ حقائق و معارف کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ آپ کو نہ علم عربی میں دخل تھا اور نہ آپ نے جو کچھ لکھا۔ اس میں کوئی علمی بات ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ آپ کے قلم مبارک سے جو بھی الفاظ نکلے ہیں۔ خواہ وہ نظم ہوں یا نثر۔ ان کی دیوبندیوں پر ایسی ہیبت اور رعب چھایا ہوا ہے۔ کہ ان کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی۔ کہ کوئی ہندوستان کا رہنے والا ایسے حقائق و معارف بیان کر سکتا۔ اور زبان عربی پر اس قدر قدرت رکھ سکتا ہے۔ جس قدر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے ظاہر ہوتی ہے۔

چنانچہ دیوبندی تعلیمات کے ناظم مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی اپنے ایک مضمون میں جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں :۔

"مسٹر محمد علی اور مرزا محمود خلیفہ بیان شائع کریں کہ مرزا صاحب نے جو مضامین بیان فرمائے ہیں۔ اور جن پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو ناز ہے۔ اور مرزا صاحب اور مرزائی ان کو مخصوص مضامین کہتے ہیں وہ مضامین نہ کسی کتاب میں موجود ہیں۔ نہ ان کتابوں کو مرزا صاحب نے دیکھا۔ اور نہ قصیدہ اعجازیہ کسی عرب وغیرہ سے لکھوایا" (زمیندار ۳۰ اپریل)

ان سطور کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ دیوبندی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ معارف اور قصیدہ اعجازیہ کا مقابلہ کرنے سے بالکل عاجز اور درماندہ ہیں۔ اور اسکی وجہ یہ پیش کرتے ہیں کہ آپ نے مضامین تو دوسری کتابوں سے حاصل کئے۔ اور قصیدہ اعجازیہ "کسی عرب" سے لکھوایا۔

امر اوّل کے متعلق تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ دیوبندیوں کو چیلنج دے چکے ہیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ معارف کے متعلق اطمینان کر لیں۔ کہ وہ دوسری کتابوں سے لئے گئے ہیں یا نہیں۔ مگر وہ اس طرف آنے سے پہلو تہی کر رہے ہیں۔ رہی دوسری بات کہ قصیدہ اعجازیہ کسی عرب سے لکھایا گیا ہے۔ اگر دیوبندیوں کو اس عرب کا پتہ

معلوم ہو۔ تو وہ خود اسی سے کیوں ایسا قصیدہ نہیں لکھوا لیتے جو اس قصیدہ سے اعلیٰ ہو لیکن اگر وہ کوئی ایسا عرب تھا۔ جسے صرف دیوبندیوں کے تخیل نے مخلوق کیا ہے۔ اور وہ اس خوف اور ہیبت کا نتیجہ ہے۔ جو قصیدہ اعجازیہ کے زبردست اعجاز نے ان پر طاری کر رکھی ہے۔ تو دنیا عربوں سے خالی نہیں ہو گئی وہ عرب و عجم کے علماء کو اپنے ساتھ ملالیں۔ اور قصیدۂ اعجازیہ کا مقابلہ کریں۔ کیا دیوبندیوں کو معلوم نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسکے مقابلہ کی اجازت تمام دنیا کے علماء کو دی ....

.... اور وہی عرب کیوں بالمقابل کھڑا نہ ہو گیا۔ جس نے بقول دیوبندیاں قصیدہ اعجازیہ لکھ کر دیا تھا۔ دیوبندیوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ ان کے اس قسم کے عذرات اور بہانے حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف کوئی اثر پیدا کرنے کی بجائے خود ان کی پردہ دری کا باعث ہیں۔ اور ان سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی نظم و نثر سے کس قدر مرعوب ہیں ؏

امیر صاحب کابل کا چچا ہندوستان میں

ناظرین اخبار یہ خبر پڑھ چکے ہیں۔ کہ سردار محمد عمر خان صاحب جو موجودہ امیر صاحب کابل کے چچا ہیں۔ کابل سے بھاگ کر ہندوستان آ گئے ہیں۔ اور انکی غربت اور فلاکت کو دیکھ کر والئے حیدر آباد دکن نے پانچ سو روپیہ ماہوار ان کا وظیفہ مقرر کر دیا ہے۔ کابلی اخبار "امان افغان" ان کے خلاف اس وجہ سے سخت ناراضگی اور غصہ کا اظہار کر رہا ہے۔ کہ وہ "شرف افغانی کو بالائے طاق رکھ کر اغیار و اجانب کے دست نگر ہو رہے ہیں۔ اور دوسروں کے سامنے دستِ سوال دراز کر کے اپنے شرف عالی نسبی اور شرف قومی و ملکی کو خاک میں ملا رہے ہیں۔" اس کے ساتھ ہی ان کے ہندوستان آنے کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ:۔

"سردار محمد عمر خان آغاز عمر سے نہایت عیاش واقع ہوئے ہیں۔ اور اسی عیش پسندی نے انہیں ہندوستان کی سرزمین میں آباد ہونے کی تحریک کی ہے۔ افغانستان میں تعیش کے سامان مہیا نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہاں قوانین شرعی کا نفاذ ہے۔"

اگر سردار صاحب موصوف فی الواقعہ ایسے ہی ہیں۔ جیسے بتلائے گئے ہیں۔ تو یہ کہنا غلط ہے کہ "افغانستان میں تعیش کے سامان مہیا نہیں ہو سکتے۔" اور اگر ان پر یہ غلط الزام ہے۔ تو ان کے ہندوستان آنے کی یہ وجہ نہیں ہو سکتی اور خاصکر اس صورت میں جبکہ بقول "امان افغان" وہ "اغیار کی گداگری کو وطن مالوف کی محبت و الفت اور سرداری پر قربان کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔" کوئی شخص اس امید پر کہ گداگری کر کے اپنے لئے سامان تعیش مہیا کر لیگا۔ ایسا نہیں کر سکتا۔

"امان افغان" نے سردار موصوف صاحب کے متعلق نہایت نامناسب الفاظ استعمال کرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ "کوئی ہندوستانی سردار محمد عمر خان کو روپیہ قرض نہ دے۔" غریب الوطنی میں اسقدر نوازش اور والئے سلطنت کے چچا کے خلاف ایک معمولی اخبار کو ایسے سخت حملے کرنے کی جرأت پیدا ہونا ظاہر کرتا ہے۔ کہ سردار موصوف کی اپنے "وطن مالوف" میں کیا حالت ہو گی۔ اور ان امور کو دیکھتے ہوئے ان کے کابل سے بھاگنے کی وجہ بھی بآسانی سمجھ میں آ سکتی ہے ؏

اسلام کے سوا شراب نوشی کس نے منع کی؟

اخبار "ملاپ" (یکم اگست) شراب کے نقصانات کا اس طرح ذکر کرتا ہوا کہ "میڈیکل سائنس کی روز افزوں ترقی و تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ شراب کا ہر قطرہ میں زہر ہے۔" لکھتا ہے:۔

"ہر ایک گورنمنٹ جو عام لوگوں کے پاس ایسی چیز فروخت کرنے کے لئے لائسنس دیتی ہے۔ جو عقل و ہوش کی دشمن اور برائیوں کی جڑ ہے۔ اس کا دامن کبھی گناہ کی آلائش سے پاک نہیں۔"

یہ صحیح ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ سوائے اسلام کے کتنے مذہب ہیں۔ جنہوں نے شراب نوشی کو انسانوں کے لئے سخت مضر قرار دیکر اسکی ممانعت کی ہے۔ یہودیت اور عیسائیت میں نہ صرف اس کی اجازت ہے۔ بلکہ مقدس مذہبی رسوم میں استعمال کئے جانے کا ذکر ہے۔ ویدک دہرم کا بھی اس کے متعلق کوئی صاف حکم معلوم نہیں ہوتا۔ اور پرانے زمانہ میں اس کا عام استعمال نظر آتا ہے۔ ایسی صورت میں کیا کسی گورنمنٹ کی نسبت ایسے مذاہب زیادہ زیر الزام نہیں۔ اور یہ ان کی تعلیموں کے نامکمل اور ناقص ہونے کا ایک ثبوت نہیں۔ اسلام نے شراب نوشی کی ممانعت کر کے دنیا پر اتنا بڑا احسان کیا ہے۔ جس کی قدر اب معلوم ہو رہی ہے ؏

جمعیتہ العلماء پر اپنی حقیقت منکشف ہو گئی

اخبار "سیاست" نے آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے کارکنوں کو دھمکی دی تھی۔ کہ اگر انہوں نے جمعیتہ العلماء کو کانفرنس میں شریک نہ کیا۔ اور احمدیوں کو اس سے نہ نکال دیا تو بہت جلدی انہیں اپنی ناکامی کا اقرار کرنا پڑیگا۔ کیونکہ مسلمان علماء کرام کی یہ ہتک برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن نتیجہ اور ہی نکل رہا ہے معلوم ہوتا ہے۔ مسلمان "علماء" کے بے جا نازو نخرے اٹھانے کے لئے اب تیار نہیں۔ اور چونکہ ان کے بات بات پر روٹھنے اور منہ بسورنے سے تنگ آ گئے ہیں۔ اس لئے چاہتے ہیں کہ ان سے دوسرے رنگ میں سلوک کریں۔ چنانچہ خود جمعیتہ العلماء کا آرگن لکھتا ہے:۔

"جب سے آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں احمدی جماعت کی شرکت اور اس سے علمائے امت کے مقاطعہ کی بحث چھڑی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک جماعت نے نہ صرف نفس مسئلہ کو بلکہ اس کے بعید ترین متعلقات تک چھوڑ کر محض علماء کی ذات پر حملے شروع کر دئے ہیں۔ اور انہیں من حیث الجماعت ایسے رکیک انداز میں مطعون کیا جا رہا ہے۔ کہ علماء تو در کنار شاید سفہاء و اراذل کو بھی شریف لوگ اس طرح مطعون نہیں کرتے۔ کوئی انہیں تنگ خیال۔ کوتاہ بیں اور تنگ نظر کا خطاب دیتا ہے کوئی انہیں خود غرض۔ جاہ طلب اور اپنے حلوے مانڈے کی خیر منانے والا قرار دیتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ ملائے سیاست کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ اس لئے انہیں سیاسی میدان سے نکال دینا چاہیئے۔ کوئی کہتا ہے اس جماعت نے ہمیشہ مسلمانوں کی ترقی میں روڑے اٹکائے ہیں۔ اور اب بھی اٹکا رہی ہے۔ لہذا اس روک کو اپنے راستے سے فوراً ہٹا دینا چاہیئے۔ کوئی انہیں دھمکی دیتا ہے کہ عنقریب ہندوستان میں بھی تمہارا وہی حشر ہونیوالا ہے جو ترکی میں ہو چکا ہے۔ غرض ایک طوفان ہے جو بعض مدعیان اصلاح نے ملک میں برپا کر رکھا ہے۔ اور اس سب شور و غوغا کی وجہ صرف یہ ہے کہ علماء کی جماعت نے ان کی رائے اور مرضی کے مطابق عمل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔"

(الجمعیتہ ۔ ۲۲ اگست)

اگر علماء نے اپنی افسوسناک روش نہ بدلی۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جب ان کے ہاتھوں تنگ آئے ہوئے مسلمان وہ باتیں عمل میں لے آئیں گے۔ جو اسوقت تک قول کا رنگ رکھتی ہیں ؏

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

مدینہ منورہ پر نجدیوں کا حملہ
روضہ رسولؐ کی توہین کے متعلق اظہار رنج و ملال

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

فرمودہ مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۲۵ء

میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں یہ ارادہ ظاہر کیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کاموں کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔ لیکن طبیعت آج زیادہ خراب ہے۔ اس لئے میں ایک اور مضمون لیتا ہوں۔ اس لئے بھی کہ وہ مختصر ہوگا۔ اور اس لئے بھی کہ وہ وقتی معاملہ کے متعلق ہے۔ اور ایک ایسے وقتی معاملہ کے متعلق ہے۔ جو اس وقت نہایت ہی اہم ہو رہا ہے *

جماعت احمدیہ کا اسلامی معاملات میں دخل دینا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دوسرے مسلمان ہم احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اور ایسا کافر سمجھتے ہیں کہ کسی کام میں بھی ہماری شمولیت نہیں چاہتے۔ لیکن جو تعلقات ہمارے اسلام سے ہیں۔ وہ ہمیں مجبور کرتے ہیں۔ کہ ہم ان کاموں میں دخل دیں۔ جن کا تعلق اسلام سے ہے۔ اور ہم اس وجہ سے دخل دینے سے باز نہیں رہ سکتے کہ مسلمان کہلانے والے ہم سے ناراض ہیں اور وہ ہمارا دخل گوارا نہیں کرتے۔ دیکھو اگر ایک بھائی کسی مصیبت میں گرفتار ہو۔ تو اسے اس لئے نہیں چھوڑا جاسکتا کہ وہ ہم سے ناراض ہے۔ بلکہ انسانیت اور شرافت کا یہی تقاضا ہے کہ باوجود اس کی ناراضگی کے بلکہ باوجود اس کے ناپسند کرنے کے پھر بھی اس کی امداد کی جائے۔ اور خاص کر اس وقت جب کہ اسکی مصیبت کا اثر خاندان تک پہنچتا ہو *

رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہمارا ابنیت کا تعلق ہے۔ وہ ہمارے روحانی باپ ہیں۔ اور ہم ان کے روحانی بیٹے ہیں دوسرے مسلمان بھی آپ سے یہ تعلق رکھتے ہیں؟ اور وہ صحیح معنوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روحانی بیٹے ہیں یا نہیں۔ بہرحال وہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی بیٹے ہیں۔ پس اگر کسی باپ کے بیٹے آپس میں لڑتے بھی۔ تو جب آپ کی عزت اور حرمت خطرہ میں ہو۔ اس وقت آپس کی لڑائی کی کوئی پرواہ نہیں کی جاسکتی *

مدینہ منورہ کی لڑائی میں دخل دینے کا حق چند دن ہوئے ایک سوال پیدا ہوا ہے۔ اور وہ مدینہ منورہ کی لڑائی کے متعلق ہے۔ اس میں ہمارے دخل دینے سے ممکن ہے۔ مسلمان ناراض ہوں لیکن ہمیں ان کی اس قسم کی ناراضگی کی کوئی پروا نہیں۔ ہمارا حق ہے۔ کہ ہم اس معاملہ میں دخل دیں۔ کیونکہ ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ اگر کوئی قوم رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سچی فرمانبردار ہے۔ تو وہ ہماری جماعت ہے۔ اگر کوئی جماعت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حقیقی روحانی اولاد اس وقت ہے۔ تو وہ ہماری جماعت ہی ہے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عزت پر قربان ہو جانے والے کوئی لوگ ہیں تو وہ ہم ہی ہیں۔ پس ہم جو خیالات ظاہر کریں۔ وہ اس حق کی وجہ سے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلق کے باعث ہمارا ہے۔ اور اگر آپ کے احترام و ادب کی ذمہ داری اگر کسی پر ہے۔ تو وہ ہماری ہی جماعت پر ہے۔ پس ان لوگوں کے کہنے سے ہمارا یہ حق زائل نہیں ہو جاتا اور ہم اسے چھوڑ نہیں سکتے۔

مقامات مقدسہ کا نقصان بہت سے لوگ واقف ہونگے۔ کہ نجدیوں کی شریفیوں کے ساتھ جو لڑائی ہو رہی ہے۔ اس میں نجدیوں کی طرف سے مقامات مقدسہ کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ بعض مقامات کی دیواریں شکستہ ہوگئی ہیں۔ اور بعض کے قبے گر گئے ہیں۔ مسجد نبوی کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ حتیٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روضہ مبارک کی عمارت پر بھی اثر پڑا ہے۔

مسلمانان ہند کی خانہ جنگی لیکن افسوس ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے اسے پارٹیوں گروہوں اور فرقہ بندیوں کا سوال بنا لیا ہے۔ ایک فریق مقامات مقدسہ کی توہین کے خلاف اس لئے آواز اٹھا رہا ہے۔ کہ اسے نجدیوں سے عداوت ہے۔ اور دوسرا فریق مقامات مقدسہ کو نقصان پہنچنے سے آگاہ ہونا ہوا۔ اس لئے نجدیوں کی حمایت کر رہا ہے کہ اسے خاندان شریف مکہ سے عداوت ہے۔ جس کے خلاف نجدی برسر پیکار ہیں۔ اور جس کی بجائے خود مدینہ پر قابض ہونا چاہتے ہیں اس طرح یہ لوگ اس نہایت اہم اور ضروری معاملہ میں دخل دے رہے ہیں۔ اور وہ چیز جو ان دونوں گروہوں کے مد نظر ہونی چاہیئے تھی وہ ان میں نہیں ہے وہ چیز ہے محبت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ اب یہ لڑتے تو ہیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنی اپنی ذاتی عداوت کے لئے۔ حالانکہ ایسے موقعہ پر ان کی یہ روش نہایت ہی معیوب ہے۔ دیکھو ایک باپ کے بیٹے آپس میں تو لڑ سکتے ہیں۔ لیکن وہ باپ سے نہیں لڑ سکتے۔ اور جب باپ کی عزت اور حرمت کا سوال ہو۔ تو اس وقت ان کی لڑائی نہایت ہی شرمناک ہے۔ نجدی شریفیوں کے ساتھ تو جنگ کر سکتے ہیں۔ اور ان پر گولہ باری بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ یہ کسی طرح نہیں کر سکتے۔ کہ مقامات مقدسہ کو اس گولہ باری سے نقصان پہنچائیں۔ اور خاصکر مسجد نبوی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روضۂ مبارک کی ہتک کریں۔ اور دوسرے لوگ بھی اگر ان کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عزت ہوتی۔ تو وہ یہ روش اختیار نہ کرتے۔ کہ اپنی پرانی عداوتوں کی بنا پر ایک دوسرے کے خلاف اظہار غصہ کرنے لگ جاتے۔ اور اصل معاملہ کی کوئی پرواہ ہی نہ کرتے *

نجدیوں کی بے احتیاطی یہ تو مانا نہیں جاسکتا۔ کہ نجدیوں نے جان بوجھ کر روضہ مبارک مسجد نبوی اور دیگر مقامات مقدسہ پر گولے مارے ہونگے۔ کیونکہ آخر وہ بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ اور آپ کی عزت و توقیر کا بھی دم بھرتے ہیں۔ لیکن باوجود ان سب باتوں کے جو کچھ ہوا ہے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ نجدیوں نے جنگ میں صرف اسی بات کو مد نظر رکھا ہے۔ کہ مدینہ ہم نے لینا ہے۔ اور یہ مد نظر نہیں رکھا۔ کہ کسی مقدس مقام کو نقصان نہ پہنچے۔ انہوں نے یہی خیال کیا کہ ہاشمیوں کو یہاں سے نکال دیں۔ لیکن یہ خیال نہ کیا۔ کہ ہماری بے تحاشا گولہ باری سے روضۂ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور مسجد نبوی کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اور دوسرے مقامات پر بھی ضربیں لگ سکتی ہیں۔ اس طرح گو انہوں نے دیدہ دانستہ مقامات مقدسہ کو نقصان نہ پہنچایا ہو۔ مگر انکی بے احتیاطی سے نقصان ضرور پہنچا *

ہندوستان کے مسلمانوں نے مقامات مقدسہ اور خاصکر روضۂ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی توہین کی خبروں پر جو رویہ اختیار کیا وہ محض ان کی نفسانی اغراض اور خواہشات کا عکس ہے۔ ان کا ایک گروہ تو وہ ہے۔ جو پیروں کا معتقد ہے۔ یہ تو نجدیوں کے خلاف ہیں۔ جنہیں وہابی کہتے ہیں۔ اور دوسرا گروہ خلافت کمیٹی والوں اور وہابیوں کا ہے۔ جو نجدیوں سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ ایک تیسرا گروہ بھی ہے۔ جو درمیانی ہے۔ وہ دیوبندی ہیں۔ جو کہلاتے تو حنفی ہیں لیکن ۹۰ فیصدی وہابی ہیں۔ پچھلے دنوں جب نجدیوں اور شریفیوں میں لڑائی ہوگئی۔ پیر پرستوں نے اس بنا پر کہ نجدیوں نے قبے گرا دیئے ہیں۔ اس سوال کو فرقہ بندی کا سوال بنا دیا۔ اور انہوں نے یہ سب کچھ محض اسلئے کیا کہ نجدی حملہ آور تھے۔ جو پیر پرستی کے سخت دشمن ہیں۔ اس کے مقابلہ میں دوسری طرف سے بھی فرق نہ کیا گیا۔ جو خاندان شریف کا دشمن ہے۔ اس نے ان سب امور کے جواب کیلئے ایک ہی کام کر دیا۔ اور کہہ دیا۔ اس قسم کی سب خبریں غلط ہیں *

غلط ہیں۔ مگر دونوں فریق کی نیت صاف نہیں۔ ایک گروہ تو یہ سب کچھ وہابیوں دیوبندیوں کی مخالفت کے لئے کر رہا ہے۔ اور دوسرا گروہ خاندان شریف کی مخالفت کے لئے۔ دونوں فریق خواہ کچھ ہی دعویٰ کریں۔ لیکن ان کے طریق سے یہی معلوم ہو رہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت درمیان میں نہیں ہے ؂

خلافت کمیٹی کا حربہ

خلافت کمیٹی کا ایک پرانا حربہ ہے۔ اور وہ یہ کہ سارا قصور دوسرے کے سر پر دھر دیتی ہے۔ میں حیران تھا۔ کہ اس وقت تک اس نے یہ حربہ کیوں استعمال نہیں کیا۔ مگر آخر اس نے اسے چلا ہی دیا۔ چنانچہ شوکت علی صاحب نے یہ کہہ دیا ہے کہ روضہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو گولیاں لگی ہیں۔ وہ نجدیوں کی نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ انہی کی ہونگی۔ جو مدینہ پر قابض ہیں یعنی ہاشمیوں کی ؂

روضہ رسول کریم پر کس کی گولیاں لگیں

مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر ہاشمیوں کو یہ منظور تھا۔ کہ دوسرے ممالک کے لوگوں کو نجدیوں کے برخلاف بھڑکائیں۔ تو یہ غرض تو اس طرح بھی پوری ہو سکتی تھی۔ کہ یونہی ایسی باتیں مشہور کر کے لوگوں میں جوش پیدا کرتے رہتے۔ گولہ باری کر کے اور نقصان پہنچا کر جوش دلانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اور اگر مدینہ کے ارد گرد کے لوگوں کو جوش دلانا مقصود تھا۔ تو اس کیلئے خود نقصان پہنچا کر جوش دلانا ناممکن تھا کیونکہ وہ فوراً پتہ لگا سکتے اور خود مدینہ کے لوگ شہادت دے سکتے تھے۔ کہ کس نے گولیاں چلائی ہیں۔ پس یہ بات قطعاً قابل قبول نہیں ہے۔ کہ ہاشمیوں نے روضۂ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گولیاں چلائیں۔ اور اہل مدینہ کے حالات سے تھوڑی بہت واقفیت رکھنے والا یہ خیال بھی نہیں کر سکتا۔ کہ وہ ایسے فعل قبیح کے مرتکب ہوئے ہوں۔ مدینہ کے لوگوں میں بیشک ہزاروں کمزوریاں ہیں۔ مگر وہ ہمیشہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق اور شیدا چلے آئے ہیں۔ اور تمام تاریخیں اس پر گواہ ہیں۔ اور بڑے زور سے بیان کرتی ہیں۔ کہ وہ آپؐ کی محبت میں سرشار ہیں اور جو محبت میں اتنے سرشار رہے ہوں۔ ان سے کیا امید کیجا سکتی ہے۔ کہ وہ روضہ مبارک یا مسجد نبوی پر گولیاں چلائیں۔ در اصل یہ خوے بد را بہانہ ہائے بسیار کی مثال ہے۔ کہ جرم تو کسی نے کیا۔ اور الزام دوسروں کے سر پر دھرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ چونکہ محبت رسول کا سوال نہیں۔ امیر علی کی مخالفت کا سوال ہے۔ اس لئے جا و بیجا ہر قسم کی حرکات کی جا رہی ہیں ؂

مولوی شوکت علی صاحب کی حالت

اس وجہ سے کہ شوکت علی صاحب کے ایک بھائی جو ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ انہیں دیکھکر یا اس وجہ سے کہ وہ اکثر قومی کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں۔ میں سمجھتا تھا۔ ان کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ضرور ہے۔ لیکن اس واقعہ سے میں سمجھتا ہوں۔ شوکت علی صاحب کے دل میں محبت رسول اللہ ہرگز نہیں ہے۔ وہ ایک طرف تو روضۂ رسول کی توہین کی تردید کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ تلقین کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو جوش نہیں دکھانا چاہیئے۔ صبر اور تحمل سے کام لینا چاہیئے۔ اور اصل حالات معلوم ہونے تک جو خدا جانے کب معلوم ہوں۔ ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالنا چاہیئے۔ میں نہیں سمجھتا۔ اگر کوئی کسی سے آکر کہے۔ کہ تیرے باپ کی قبر گرا دی گئی ہے تو وہ اطمینان سے بیٹھا رہیگا اور کہیگا میں تمہاری بات پر اعتبار نہیں کرتا۔ جب مجھے یقین آ جائیگا کہ قبر گرائی گئی ہے۔ تب جاکر دیکھوں گا۔ بلکہ اسی وقت اس کا چہرہ متغیر ہو جائے گا۔ اور وہ دیوانہ وار بھاگ پڑے گا۔ اسی طرح اگر ایک عورت سے کہا جائے۔ کہ تیرے بچے کو بھینس نے مار دیا ہے۔ تو وہ بھی آرام سے نہ بیٹھی رہیگی۔ بلکہ فوراً بھاگ کر اپنے بچے کے پاس پہنچنے کی کوشش کریگی۔ حالانکہ بھینس کا بچہ کو مار دینا اتنا قرین قیاس نہیں۔ جتنا نجدیوں کی گولہ باری سے روضۃ الرسول کو نقصان پہنچنا ہے۔ مگر اس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ اطمینان سے بیٹھے رہو ؂

حرمین پر حملہ کرنا

میں ان لوگوں کے ساتھ متفق نہیں۔ جو کہتے ہیں کہ کسی صورت میں بھی حرمین پر حملہ نہیں کیا جا سکتا بلکہ میرے نزدیک ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ جن میں حملہ ہو سکتا ہے۔ لیکن مقامات مقدسہ کی حفاظت ہر حال میں لازمی ہے۔ پہلے زمانوں میں چونکہ تیروں سے جنگیں ہوا کرتی تھیں۔ اسلئے عمارتوں کا نقصان نہیں ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب گولوں کے ساتھ جنگیں ہوتی ہیں۔ جن سے جانوں کا بھی نقصان ہوتا ہے۔ اور عمارتوں کا بھی اسلئے اب لڑائی کے وقت مقامات مقدسہ کے احترام کو خاص طور پر مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ اگرچہ ہم اپنے خیال کے مطابق مجبور ہیں۔ کہ یہ مانیں۔ کہ اللہ تعالےٰ خود حرمین کی حفاظت کرے گا۔ اور انہیں گزند سے بچائے گا۔ مگر جو مقامات مقدسہ کے احترام کا خیال رکھے بغیر گولہ باری کرتا ہے۔ وہ اپنے خیال میں انہیں گراتا ہے۔ اور باوجود اس عقیدہ کے کہ خدا تعالےٰ انہیں محفوظ رکھیگا ہو سکتا ہے۔ کہ انہیں نقصان پہنچ جائے۔ کیونکہ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک انسان اپنے اعتقاد کے موافق خیال کرتا ہے۔ کہ ایسا نہیں ہوگا۔ لیکن بعض اسباب ایسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور بعض ایسے مخفی مصالح ہوتے ہیں۔ جن تک انسانی عقل کی رسائی نہیں ہوتی۔ اسلئے ان کے ماتحت۔ خیال کے خلاف بات ہو جاتی ہے۔ مثلاً صحابہ خیال کرتے تھے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت نہیں ہو سکتے۔ جب تک تمام کے تمام منافقین دنیا سے نابود نہ ہو جائیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی مصلحت نے ان کا یہ خیال غلط ثابت کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو فوت ہو گئے۔ لیکن منافق باقی رہ گئے۔ صحابہ کا یہ خیال ہی اسکی وجہ ہوا۔ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے موقعہ پر تلوار لے کر یہ کہتے ہوئے کھڑا ہونا پڑا۔ کہ جو یہ کہے گا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ میں اس کا سر کاٹ دوں گا۔ پس ہم یہ استدلال تو کر سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ خود حرمین کی حفاظت کرے گا۔ لیکن اس استدلال کے غلط ہونے کی بھی گنجائش ہے ؂

روضہ رسول کریم کی ہتک کا انجام

اگرچہ ہماری رائے کہ حرمین کی ظاہری رنگ میں حفاظت ضروری ہے۔ درست نہو۔ اور اسکے اندر کوئی اور بات ہو جسے ہم نہ سمجھ سکتے ہوں۔ اور جو ہو ہماری کوششوں سے وابستہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ یہ فیصلہ کرے۔ کہ مسلمان جب خود نہیں حفاظت کرتے۔ تو ہم کیوں کریں۔ لیکن خواہ کچھ بھی ہو۔ اگر خدانخواستہ روضۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نقصان پہنچا۔ تو صدیوں تک مسلمان دنیا کے سامنے منہ دکھانے کے قابل نہیں ہو سکتے۔ خانہ کعبہ تو کئی دفعہ گرا اور بنا۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کو اگر نقصان پہنچا۔ تو پھر اس کا ازالہ نہیں ہو سکتا ؂

آج کل کی گولہ باری

جب تک جنگوں میں گولے استعمال نہیں کئے جاتے تھے۔ اسوقت اس کا اتنا خطرہ نہیں تھا۔ لیکن اب جبکہ گولوں کا استعمال عام ہو رہا ہے۔ تو یہ خطرہ بھی پہلے سے زیادہ ہو گیا ہے آج کل کے توپخانہ کا گولہ تو پچاس پچاس گز زمین اڑا کر لے جاتا ہے اور نہایت گہری خندقیں پیدا کر دیتا ہے۔ جرمن اور فرانس کی جب لڑائی ہوتی تو اسمیں اس قسم کے گولوں نے جو کام کئے ان سے پتہ چلتا ہے کہ جانیں تو جانیں عمارتوں کو بھی نقصان پہنچانے کیلئے یہ ایک نہایت ہی خطرناک شے ہے۔ جرمنی کے ولی عہد کو لوگ یونہی بدنام کرتے ہیں۔ در اصل وہ اپنے ملک کا بڑا خیر خواہ تھا۔ ایک دفعہ جب فرانس کے مقابلہ میں بعض مصلحتوں کی بناء پر جرمنی کو پسپا ہونے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو جو افسر انچارج اسوقت تھا۔ اسے ولی عہد جرمنی نے کہا۔ کہ تم فوج کو لیکر نکل جاؤ۔ اور میں دشمن کے حملہ کو روکوں گا۔ یہ طریق اسلئے اختیار کیا جاتا ہے۔ کہ فوج کا بہت بڑا حصہ صحیح وسلامت پیچھے ہٹ جائے۔ اور تھوڑا سا حصہ دشمن کا مقابلہ کر کے واپس ہونے والی فوج پر حملہ کرنے سے روکے رکھے۔ یہ کام نہایت خطرناک اور بڑی بہادری کا ہے۔ ولی عہد جرمنی نے تھوڑی سی فوج کے ساتھ یہ کام اپنے ذمہ لیا اور اس وقت جو طریق فرانس کی فوجوں کو روکنے کا استعمال کیا وہ یہی تھا۔ کہ گولہ باری کر کے زمین میں اتنے اتنے گہرے گڑھے ڈال دیتا کہ فرانسیسی وہاں پہنچے۔ تو انہیں گڑھوں سے گذرنے کیلئے پل بنانے پڑتے۔ اس طرح انہیں دیر لگ جاتی۔ اور ولی عہد اور پیچھے ہٹ کر پھر گڑھے ڈال دیتا۔ اور بعض موقعہ پر تو اتنے گہرے گہرے گڑھے پیدا ہو جاتے۔ کہ نیچے سے پانی نکل آتا تھا۔ اور فرانسیسی فوج جب وہاں پہنچتی تو پھر اسے انہیں عبور کرنے کے لئے پل وغیرہ باندھنے پڑتے تھے۔ اس طرح اس نے فرانس والوں کو روکنے کی کوشش کی تو جو گولے زمین میں اتنے اتنے شگاف پیدا کر سکتے ہیں۔ کہ زمین کے نیچے سے پانی نکل آئے۔ کیا وہ یہ نہیں کر سکتے۔ کہ روضہ مبارک کو چکنا چور کر دیں۔ بلکہ اس کی زمین تک کو اڑا دیں۔ پس اگر خدانخواستہ نجدیوں کی اس اندھا دھند گولہ باری سے یہی صورت پیدا ہو جائے۔ تو یہ دن مسلمانوں کیلئے موت کا دن ہوگا۔ اور پھر وہ دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہینگے ؂

کیا مدینہ پر چڑھائی ہو سکتی ہے

میں یہ نہیں کہتا کہ مدینہ پر چڑھائی ہو ہی نہیں سکتی۔ چڑھائی تو ہو سکتی ہے لیکن اس طرح نہیں کہ مقدس مقامات کے احترام کا خیال نہ رکھا جائے۔ جن سے مسلمانوں کی مقدس روایات وابستہ ہیں۔ وہاں اس صورت میں چڑھائی ہو سکتی ہے۔ جب کہ وہاں کے لوگ جس کے ماتحت ہول

اس کے خلاف بغاوت کریں۔ میرے نزدیک اس صورت میں اسلامی احکام کی رو سے جائز ہے۔ کہ وہ حملہ کر دے۔ لیکن ایسے حملے میں بھی ان باتوں کو ضروری طور پر ملحوظ رکھنا پڑیگا۔ کہ اس قسم کی عمارت اور دیگر آثار کو نقصان نہ پہونچے۔ مگر اہل مدینہ نجدیوں کے ماتحت نہیں تھے۔ جن پر حملہ کیا گیا ہے۔ اور پھر اس میں اس قدر بے احتیاطی اور لاپرواہی دکھائی گئی ہے۔

نجدیوں سے ترک اچھے رہے

ان نجدیوں سے تو ترک ہی ہزار درجہ بہتر تھے۔ انہوں نے جب شریف کے بغاوت کرنے کی وجہ سے مکہ پر گولہ باری کی اور ایک گولہ حرم کے قریب جا گرا اور اس کے پردے کو آگ لگ گئی۔ تو اسپر انہوں نے فی الفور ہتھیار ڈالدیئے اور کہدیا کہ ہم حملہ نہیں کرتے۔ تم ہی قابض رہو۔ لیکن نجدیوں نے جو حملہ کیا وہ نامعقول سے نامعقول آدمی کے نزدیک بھی کوئی عمدہ کام نہیں۔ اور پھر ان کی اس گولہ باری کو دیکھکر جس سے مقامات مقدسہ۔ مسجد نبوی۔ مسجد و مزار سید نا حمزہ اور پھر سب سے بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ کوئی بھی شخص نہیں جو انہیں اچھا سمجھ سکے۔ یا ان کے حملے کو مناسب خیال کرے۔

نجدیوں کے فعل پر اظہار نفرت

پس نجدیوں کے حملے نے ایک نازک حالت پیدا کر دی ہے۔ اور اس قسم کے خطرہ کی صورت ہو گئی ہے کہ زیادہ نقصانات ہو جانے پر اگر دشمنوں کی طرف سے اعتراض ہوا۔ تو ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہوگا۔ پس میں اس موقعہ پر خاموش رہنا پسند نہیں کرتا۔ اور اس خطبہ کے ذریعے یہ اعلان کرتا ہوں کہ ہم نجدیوں کے اس فعل کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور جو لوگ ان کی تائید کر رہے ہیں۔ ان کے سینے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے خالی سمجھتے ہیں۔

نجدیوں کا حملہ جائز نہیں

شوکت علی صاحب اخبارات میں یہ اعلان تو کر رہے ہیں۔ کہ سیٹھ چھوٹانی نے مجھ پر حملہ کیا۔ اور میری ماں کو گالیاں دی ہیں اور اس طرح لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ چھوٹانی صاحب نے گالیاں دینے سے انکار کیا ہے۔ لیکن اگر یہ بات درست بھی ہو۔ تو ان پر حملہ کرنا اور ان کی ماں کو گالیاں دینا کیا اس سے بھی بڑا ہے۔ کہ مدینہ پر حملہ کیا جائے۔ اور روضہ مبارک کو نقصان پہنچایا جائے۔ اور پھر حجازی لوگ تو نجدیوں کے باغی نہیں ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مکہ اور مدینہ کی حرمت یکساں ہے۔ اس پر حملہ کرنا درست نہیں۔ مگر وہ حدیثوں سے واقفیت رکھتے ہوئے اور اہلحدیث کہلا کر حملہ کرتے ہیں۔ یہ صرف ان کی نفسانیت ہے۔ اور کوئی شخص نہیں۔ جو ان حالات کے ماتحت یہ کہے۔ کہ ان کی یہ کارروائی درست ہے۔ ہرگز کوئی عقلمند اسے تسلیم نہیں کر سکتا۔

کہ اہل مدینہ نے نجدیوں کے خلاف بغاوت کی ہے۔ لیکن اگر باغی بھی بغاوت کریں۔ تو بھی میں کہوں گا۔ کہ وہاں گولہ باری نہ کی جائے۔ اور کسی اور ذریعہ سے ان کو مفتوح کیا جائے۔ اور قابو میں لانے کی کوشش کی جائے۔ مثلاً ان کی رسد بند کر دی جائے۔ ان کا پانی بند کر دیا جائے ان کی دوسری ضروریات کی بہم رسانی بند کر دی جائے۔ اور اور ایسے طریق استعمال کئے جائیں۔ جو مقامات مقدسہ کو تو نقصان نہ پہنچائیں۔ لیکن ان لوگوں کو مطیع کر دیں۔ ان باتوں کو دیکھتے ہوئے اور جانتے ہوئے۔ اگر کوئی ایسا کرے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ اس کے اندر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نہیں۔ بلکہ نفسانیت ہے۔ جو اسے ایسا کرنے پر اکسا رہی ہے۔

اسلامی تاریخ کا نہایت تاریک واقعہ

نجدی جو کچھ کر رہے ہیں۔ یہ کوئی ایسا واقعہ نہیں۔ جو معمولی ہو بلکہ یہ واقعہ اسلام کی تاریخ میں نہایت ہی تاریک واقعہ ہے۔ اور اس کے اثرات دیرپا اور ایسے خطرناک ہیں۔ کہ جن کا علاج بعد میں کچھ نہیں ہوگا۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ پہلے زمانوں میں بھی ایک دوسرے پر حملے ہوتے تھے۔ لیکن وہ حملے تیروں اور منجنیقوں سے ہوتے تھے اور ان سے اس قدر نقصان ہونے کا احتمال نہ ہوتا تھا۔ جتنا کہ آج کل کے گولوں سے ہے۔

خاندان شریف کی شرافت

اخباروں میں شوکت علی صاحب کے اس بیان کو پڑھ کر تو مجھے بہت ہی تعجب ہوا۔ کہ جو لوگ مدینہ پر قابض ہیں انہیں کی گولیاں روضہ مبارک اور مسجد نبوی وغیرہ مقدس مقامات پر لگتی ہونگی۔ میں حیران ہوں۔ کہ شوکت علی صاحب کو یہ کہنے کی جرأت کیونکر ہوئی۔ میرے نزدیک اور نہ صرف میرے نزدیک بلکہ تمام ان مسلمانوں کے نزدیک بھی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں۔ نجدیوں کے بالمقابل شریف کے خاندان نے پھر بھی شرافت دکھائی جو یہ کہکر مکہ نجدیوں کے حوالہ کر دیا۔ کہ ہم مکہ پر لڑائی نہیں کرتے لیکن تعجب ہے۔ نجدیوں کی تائید میں کھڑے ہو کر شوکت علی صاحب مکہ کے احترام کی وجہ سے لڑائی نہ کرنے والوں اور مکہ کا قبضہ یونہی دے دینے والوں کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ وہ مدینہ پر آپ گولہ باری کرتے ہیں۔ کیا اس شخص کے متعلق ایسا تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ جس نے ایک وقت محض ان مقامات کے احترام کی خاطر اور خاص کر ان مقامات کے احترام کی خاطر جن میں کہ خدا کا رسولؐ پیدا ہوا۔ چلا پھرا۔ لڑائی کو بند کر دیا۔ وہی دوسرے وقت ایسا نامعقول ہو گیا۔ کہ اس سارے ادب و احترام کو بالائے طاق رکھ کر آپ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ پر گولہ باری کرنے لگ گیا۔ میرے اس کہنے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ میں شریف کا مداح ہوں۔ میں تو پچھلے دنوں شریف کے بعض نقائص اور اس کے طرز عمل کے بعض عیوب اپنے مضمون میں بیان کر چکا ہوں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اس میں کوئی خوبی ہی نہیں۔ جس طرح دوسرے انسانوں میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور نقائص بھی۔ اسی طرح اس میں بھی خوبیاں بھی ہیں اور نقائص بھی۔ اور میں نے نقائص کو نقائص کی جگہ بیان کیا اور خوبیوں کو خوبیوں کی جگہ۔ بہر حال شریف کے لوگوں نے مکہ پر لڑائی نہ کر کے بہت بڑی شرافت سے کام لیا۔ اور پھر ترکوں نے تو اور بھی زیادہ شرافت سے کام لیا۔ کہ باوجود باغیوں پر حملہ آور ہونے کے جب انہیں یہ معلوم ہوا۔ کہ اتفاقاً ان کا ایک گولہ کعبہ کے پاس جا گرا ہے۔ جس سے اس کے پردے کو آگ لگ گئی۔ تو انہوں نے جھٹ حملہ چھوڑ دیا اور کہدیا ہم نہیں لڑتے۔ مگر یہ نجدی عجیب ہیں کہ قصور بھی کرتے ہیں۔ اور پھر مکرتے بھی ہیں۔ پچھلے دنوں ان کا ایک وفد جو ہندوستان میں آیا۔ ہمارے آدمیوں کے سامنے اس نے خود اقرار کیا۔ کہ بے شک مسجدیں بھی گرائی گئی ہیں۔ مزارات کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ قبے بھی توڑے گئے ہیں۔ لیکن جب وہ دوسرے لوگوں سے ملے جو نجدی کارروائیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے تو پھر انکار کر دیا۔ کہ کوئی مسجد نہیں گرائی گئی۔ کسی مزار کو نقصان نہیں پہنچایا گیا۔ کوئی قبہ مسمار نہیں کیا گیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار

یہ سوال کہ قبے جائز ہیں یا نہیں اور بات ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقبرے کا سوال سیاسی ہے۔ یہ سیدھا سادہ مقبرہ ہے۔ جو اسلئے نہیں بنایا گیا۔ کہ اس کی پرستش کی جائے۔ بلکہ اس کی یہ غرض ہے۔ کہ لوگوں کو شرک سے روکا جائے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے بالکل قریب ہو کر اپنے جوش کو نہ روک سکیں۔ اور قبر سے لپٹ جائیں۔ یا مٹی سے ہاتھ مل کر منہ پر یا بدن پر پھیرنے لگیں۔ یا بطور تبرک مٹی ہی اپنے ساتھ لے جائیں۔ جیسا کہ عام بزرگوں کی قبروں کے متعلق ہوتا ہے۔ اس وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے اردگرد چار دیواری کھینچ دی گئی۔ تاکہ لوگ اس قسم کے شرک میں مبتلا ہونے سے بچیں۔ اور گنبد والی

اور قبوں کا بنانا یہ بھی حفاظتی ہے۔ نہ کہ نمائش کے لئے اور پھر اس زمانہ میں جب کہ ہوائی جہاز نکل آئے ہیں۔ ان کی اور بھی ضرورت ہے۔ مثلاً اگر ان کو نہ بنایا جائے۔ تو عیسائی یا کوئی اور دشمن اسلام قوم اگر چاہے۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار کو ہوائی جہازوں اور توپ کے گولوں سے نعوذ باللہ اڑا دے۔ تو کیا اس کے لئے آسان نہ ہوگا۔ لیکن اس صورت میں جبکہ گنبد وغیرہ سے محفوظ کیا گیا ہے۔ اس ارادہ کو وہ آسانی کے ساتھ پورا نہیں کر سکتے ایسے موقعہ پر اگر کوئی کہدے کہ یہ شرک ہے یا اس کا بنانا ناجائز ہے۔ تو درست نہ ہوگا۔ کیونکہ اس صورت میں نہ یہ ناجائز ہوگا اور نہ ہی شرک۔ بلکہ ضروری ہوگا۔

حضرت مسیح موعود کا مقبرہ

یہاں بھی ایک دفعہ عجب خطرہ پیدا ہوا۔ تو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر پکی چاردیواری کھینچ دی اور اوپر گیاں ڈال دیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ آرائش کے لئے کیا گیا تھا۔ اس لئے یہ شرک بھی نہیں اور ناجائز بھی نہیں۔ شرک تو تب ہوتا۔ اگر ہم نے اس پر طرح طرح کی گلکاری کی ہوتی اور بیل بوٹے بنائے ہوتے۔ اور اسے سجایا بنایا ہوتا۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ بغیر ضرورت کے بنایا ہوتا۔ یہ تو صرف حفاظت کے لئے تھا نہ کہ شرک کے لئے۔ یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقبرہ حفاظت کی غرض سے بنایا گیا تھا اب بھی دستبرد غیروں کیلئے بھی ہے کہ اگر وہاں کی حفاظت کے لئے ضرورت ہو تو قبے بنانے جائز ہیں جیسا کہ میں کہتا ہوں۔ اگر یہ بھی جائز نہ ہو تو بھی نجدیوں کو کوئی حق نہیں ہے کہ قبوں کو مسمار کریں۔ جبکہ بہت سے لوگ موجود ہیں جو ان کا بنانا جائز سمجھتے ہیں۔ ورنہ جس اصول کے ماتحت نجدی انہیں گرانا چاہتے ہیں۔ اگر ایسے ہی اصول رکھنے والی قوم کا مندر پر غلبہ ہو جائے۔ تو پھر تو تمام مندر گرائے جائیں۔ تمام گردوارے مسمار کر دیئے جائیں۔ تمام گرجے ڈھا دیئے جائیں۔ غرض ہر ایک مذہب کا معبد اور اس کے بزرگوں کے آثار کو توڑ دیا جائے۔ صرف اس بناء پر کہ یہ ان کے نزدیک جائز نہیں۔ ہم بھی بلا ضرورت قبے بنانا جائز نہیں سمجھتے۔

احمدی کیا کرتے

اس جگہ بعض طبائع میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ اگر احمدی ایسے موقعہ پر ہوتے تو کیا کرتے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ ہم اس قسم کی باتوں میں اس طرح دخل نہ دیتے۔ بلکہ وعظ و نصیحت سے سمجھاتے کہ ہر قبر پر قبہ جائز نہیں۔ اور قبروں کی پرستش تو سخت گناہ ہے نجدیوں کو یہ تو حق ہے۔ کہ وہ اپنے آدمیوں میں سے اگر کسی کو شرک کرتے دیکھیں تو اسے سزا دیں۔ لیکن وہ یہ نہیں کر سکتے۔ کہ غیروں کو سزا دیں یا ان کے ایسے مقامات کی ہتک کریں جو ان کے نزدیک واجب التعظیم ہیں۔ پس اگر ہمارا تصرف ایسے ملکوں پر ہو جائے۔ تو ہم ان کو سمجھاتے رہیں گے کہ شرک نہ کریں۔ لیکن یہ نہ کریں گے۔ کہ ان کو قتل کرنا شروع کر دیں یا ان کی مساجد و مقابر کو گراتے پھریں۔

قبے ضرورت کے وقت جائز ہیں

گو میں سمجھتا ہوں قبے بنانے ناجائز ہیں مگر ہر جگہ نہیں۔ بلکہ ضرورت کے وقت جائز ہیں۔ اگر ان سے مراد قبر کی حفاظت نہیں تو ناجائز ہیں۔ یا ان کے لئے ناجائز ہیں جو ہر حال میں ناجائز سمجھتے ہیں۔ مگر خواہ کچھ ہی ہو ان کا یہ کام نہیں کہ ان کو توڑیں۔ اس معاملے میں ہم نجدیوں کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں۔ کہ قبے بلا ضرورت بنانے ناجائز ہیں اور شرک میں داخل ہیں۔ لیکن اس معاملہ میں ہم ان کے ساتھ اتفاق نہیں کرتے کہ ان کا توڑنا اور گرانا بھی درست ہے۔

مجبور کرنے کا حق

جو شخص جس قوم میں ہے۔ جب تک وہ اس کے اندر ہے۔ اور جب تک وہ اپنے آپ کو اس قوم کی طرف منسوب کرنے سے بدنام نہیں کرتا تب تک وہ اسی کے عقائد اور خیالات کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اور اس کے بقیہ افراد اسے اس بات پر مجبور کر سکتے ہیں۔ کہ وہ ان باتوں کو ترک کرے۔ جو اس کے اپنے عقائد کے لحاظ سے بھی درست نہیں۔ لیکن کوئی اور اسے نہیں مجبور کر سکتا۔ مثلاً کوئی شخص اگر احمدی ہو کر قبر پرستی کرے تو ہم اسے مجبور کر سکتے ہیں۔ کہ وہ اس شرک کو چھوڑ دے۔ اور اس وقت تک ہم اسے مجبور کر سکتے ہیں۔ جب تک کہ وہ اسے چھوڑتا نہیں یا اپنے آپ کو احمدیت سے الگ کر کے کسی اور گروہ کے ساتھ مل نہیں جاتا لیکن اگر ایک حنفی ایسا کرے تو ہمارا کوئی حق نہیں ہم اسے اس سے زبردستی روکیں۔ حنفی اگر قبے بناتے ہیں۔ تو ان کے خیال کے مطابق وہ درست ہونگے۔ لیکن ظاہر ہی ہوتا ہے کہ قبوں کا بلا ضرورت بنانا شرک کی ایک قسم کو پیدا کرتا ہے اور نجدی اگر زیادہ سے زیادہ کچھ کر سکتے تھے تو یہ کر سکتے تھے کہ نجدیوں کو بشرطیکہ وہاں شرک ہوتا ہو شرک سے روکتے نہ کہ نفسانیت کا شکار ہو کر ان کو توڑتے پھوڑتے اور اس توڑنے پھوڑنے میں ایسے اندھے ہو جاتے کہ مساجد اور روضہ نبوی کو بھی نقصان پہنچانے سے خوف نہ کھاتے۔

قبر کی حفاظت کی ضرورت

اس بات میں نہ کسی حدیث کا دخل ہے اور نہ سنت کا دخل ہے۔ نہ قرآن شریف کا دخل ہے۔ اور نہ کسی اور بات کا دخل ہے کہ قبے مت بناؤ۔ اور قبروں کو پکا مت کرو۔ اس میں صرف ضرورت کا دخل ہے۔ اگر ضرورت ایسی ہے۔ کہ ان کے بنائے بغیر قبر محفوظ نہیں رہ سکتی تو بہرحال ان کو بنانا پڑے گا۔

بے شک پکی قبر بنانا منع ہے۔ لیکن اگر کسی جگہ سیلاب آتا ہو۔ یا کوئی اور ایسی بات پیدا ہوتی ہو۔ جس سے لاش کی حفاظت نہ ہو سکتی ہو۔ اور قبر کے گر جانے کا خطرہ لاحق ہو۔ تو وہاں قبر کا پکا بنا لینا جائز ہے۔ اور پھر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسے کیوں پکا بنایا یا اس کے پکا بنانے سے شرک پیدا کیا۔ کیونکہ اصل غرض تو وہاں لاش کی حفاظت ہے۔ لیکن عام صورتوں میں قبر کا پکا بنانا منع ہے۔ لیکن جس طرح پکی قبر بنانا منع ہے۔ اسی طرح مردہ کو باہر پھینکنا یا اس کی ہتک ہونے دینا بھی منع ہے۔ اس لئے ہم کہیں گے۔ اگر لاش کو نقصان پہنچتا ہے۔ تو پکی قبر بنالی جائے۔ اگر یہ خطرہ ہے۔ کہ کوئی اس کی قبر کو نقصان پہنچائے گا۔ تو اس سے بھی زیادہ حفاظت کر لینی چاہئے خواہ لوہے کا جنگلا ہوا لیا جائے خواہ سیسہ گلا کر اردگرد ڈلوا دینا چاہئے لیکن اگر کوئی زینت یا آرائش وجہ ہے۔ تو اس کے لئے قبر کا پکا بنانا ناجائز ہے۔

ہم نے رسول کریم کی خاطر آواز اٹھائی ہے

ہماری ان باتوں کو دیکھ کر نجدیوں کے حامی کہیں گے یہ بھی شریف علی کے آدمی ہیں۔ لیکن اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توقیر کے متعلق آواز اٹھاتے ہوئے شریف کا آدمی چھوڑ کر شیطان کا آدمی بھی کہدیں تو کوئی حرج نہیں۔ ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر سب سے محبت رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی اگر کوئی محبت رکھتے ہیں۔ تو صرف اس لئے کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تھے۔ اور آپ کو جو کچھ حاصل ہوا۔ اسی غلامی کی وجہ سے حاصل ہوا حضرت مسیح موعود آپ کی ظلیت اور صفات سے ایسا حصہ رکھتے تھے۔ کہ دنیا کے سردار بن گئے۔ بیشک ہم قبوں کی یہ حالت دیکھ کر خاموش رہتے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عزت کی خاطر ہم آواز بلند کرنے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں۔ آج اگر ہماری حکومت ہوتی تو ایک دن کے لئے بھی ہم خاموش نہ رہتے۔ اور فوراً ہم ان لوگوں کو روکتے جو مقامات مقدسہ کی ہتک کر رہے ہیں۔ ہم ان کی لڑائی میں دخل نہ دیتے۔ لیکن انہیں مساجد کے منہدم کرنے اور مقامات مقدسہ کے مسمار کرنے سے باز رکھنے کی ضرور کوشش کرتے۔

شیعوں کا قابل تعریف رویہ

میں اس موقعہ پر یہ کہنے سے

نہیں رک سکتا۔ کہ شیعوں نے اس وقت اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ تمام شیعوں نے اظہار نفرت کیا ہے۔ ایران کی گورنمنٹ نے تو مصریوں سے بھی پہلے پروٹسٹ کیا ہے۔ اور مصریوں سے زیادہ زور دار کیا ہے۔ وہاں کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم ہر ممکن کوشش کریں گے کہ ابن سعود کو مقامات مقدسہ کی توہین سے روکیں۔ مصریوں نے بھی تار دیا ہے۔ لیکن وہ ایرانیوں سے پیچھے بولے ہیں۔

دعاؤں سے کام لو ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں جس سے ہم نجدیوں کے ہاتھ روک سکیں ہاں ہمارے پاس سہام اللیل ہیں۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار مقدس اور مسجد نبوی اور دوسرے مقامات کو اس ہتھیار سے بچائیں۔ ہماری جماعت کے لوگ راتوں کو اٹھیں اور اس بادشاہوں کے بادشاہ کے آگے سر کو خاک پر رکھیں۔ جو ہر قسم کی طاقتیں رکھتا ہے۔ اور عرض کریں۔ کہ وہ ان مقامات کو اپنے فضل کے ساتھ بچائے۔ دن کو گڑگڑائیں۔ تاکہ خدا تعالے ان لوگوں کو اس بات کی سمجھ عطا فرمائے۔ کہ ان کے انہدام سے ہاتھ کھینچ لیں۔ کیونکہ ان کے ساتھ روایات اسلامی کا تعلق ہے۔

عمارتیں گرتی ہیں۔ اور ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ لیکن ان عمارتوں کے ساتھ اسلام کی روایات وابستہ ہیں۔ پس ہمیں دن کو بھی اور رات کو بھی۔ سوتے بھی اور جاگتے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ خدا تعالے اپنی طاقتوں سے اور اپنی صفات کے ذریعے ان کو محفوظ رکھے۔ اور ہر قسم کے نقصان سے بچائے۔

تفرقہ کا نتیجہ میں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تفرقہ اور نفاق سے بچو۔ دیکھو تفرقہ اور نفاق کس قدر نقصان پیدا کر دیتا ہے۔ یہ بغض کا ہی نتیجہ ہے۔ ورنہ نجدی اگر بغض میں نہ ہوتے اور لڑ نہ رہے ہوتے تو وہ بھی کبھی اس بات کو نہ دیکھ سکتے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ کی اس طرح توہین ہو۔ ان کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت تو ہے۔ لیکن وہ اس بغض کے نیچے دب گئی ہے۔ دیکھو ایسا نہ ہو۔ تم میں سے بھی کسی شخص کی محبت بغض کے نیچے دب جائے اپنے غصوں کو دباؤ۔ غضب کو پیدا نہ ہونے دو۔ بغضوں سے دلوں کو خالی کر دو۔ تاکہ تمہاری ہر حرکت و سکون شریعت کے ماتحت دکھائی دے۔ تمہاری روحانیت تمام جوشوں پر اور تمام غصوں پر غالب رہے تاکہ ہم سب خدا کی حفاظت میں ہوں۔ اور اس کے ناراض کرنیوالے کاموں سے بچیں۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی نایاب کتب چھپ گئیں

چند ہی سال گذرے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بہت سی تصانیف سرمایہ کی کمی سے دوبارہ نہ چھپنے کے باعث نایاب ہو رہی تھیں۔ اور احباب کو دُگنی چوگنی بلکہ بعض دس گنی قیمت پر بھی ملنا محال تھیں۔ اور یہ ایک ایسا تکلیف دہ امر تھا کہ جس کا احساس کم و بیش ہر ایک احمدی کو ہوا۔ اور سب سے بڑھکر حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اور اسی احساس کے ماتحت حضور نے بعض خدام کو ان نایاب کتب کی طباعت کیلئے سرمایہ جمع کرنیکا ارشاد فرمایا جس پر تیئس چوبیس ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ اور وہ کام جو برسوں سے قلت سرمایہ کیوجہ سے رکا پڑا تھا۔ صیغہ دعوۃ و تبلیغ کی زیر نگرانی شروع کر دیا گیا۔ اور آج جبکہ اس کام کو جاری ہوئے چار سال بھی نہیں گذرے کہ بہت سی بیش بہا اور نایاب تصانیف نہایت اہتمام سے شائع ہو چکی ہیں۔ نہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کی بلکہ اور بھی کئی ایک مفید اور محققانہ کتب (جن میں سے بعض حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور چند دیگر بزرگان سلسلہ کی تصانیف ہیں) طبع ہو چکی ہیں جنکی فہرست مع قیمت درج ذیل ہے۔ **بک ڈپو تالیف و اشاعت** جس نے کہ اسقدر قلیل عرصہ میں کافی سے زیادہ لٹریچر شائع کیا ہے۔ احباب کی توجہ اور امداد کا از حد مستحق ہے۔ کیونکہ اس کیلئے جسقدر سرمایہ جمع کیا گیا تھا۔ وہ تمام کا تمام لٹریچر کی طبع و اشاعت میں خرچ ہو چکا ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ اور بھی کئی ہزار روپیہ نظارت نے اپنے پاس سے خرچ کر کے بعض کتابیں شائع کرائی ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ اب جبکہ انہیں دُگنی چوگنی یا دس گنی قیمت کی بجائے معمولی قیمت پر نایاب سے نایاب کتابیں مل سکتی ہیں۔ تو وہ ضرور ان کو خریدیں۔ اور پڑھیں۔ بلکہ اپنے اپنے حلقۂ اثر میں ان کی اشاعت کی تحریک کریں۔ اسوقت جسقدر نایاب کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اگر ان میں سے نصف بھی احباب خرید لیں گے تو اسی سرمایہ سے باقی تمام کتب بھی جلد سے جلد شائع ہو سکتی ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ خدا کے مسیح کی تیار کردہ جماعت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی جماعت اسلام کیلئے سرفروشی کا اظہار کرنے والی جماعت اس کام میں بھی پیچھے نہ رہیگی۔ اور جہانتک اس سے ممکن ہوگا ان انمول روحانی جواہر کو جو کوڑیوں کے مول بک رہے ہیں۔ خرید کر اکناف عالم میں پھیلا دیگی۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
حقیقۃ الوحی	صر	ضرورت الامام	۴ر	براہین احمدیہ حصہ پنجم	۸ر
سرمہ چشم آریہ	عہر	تذکرۃ الشہادتین	۱۲ر	تجلیات الٰہیہ	ار
شحنہ حق	۸ر	راز حقیقت	۲ر	تقریریں	۳ر
آئینہ کمالات اسلام	سیر	ایام الصلح اردو	عمر	منن الرحمٰن عـ۱	۱۲ر
برکات الدعاء	۳ر	تحفہ غزنویہ	۴ر	فریاد درد عـ۲	۸ر
شہادت القرآن	۱۰ر	لیکچر سیالکوٹ	۴ر	ترغیب المومنین عـ۳	۳ر
انجام آتھم	ع	تریاق القلوب	عہر	عـ۱ و عـ۲ و عـ۳ یہ پہلی دفعہ شائع کی ہیں۔	
تحفہ قیصریہ	۴ر	دافع البلاء	۲ر		
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۳۰ر	تحفہ ندوہ	۳ر	الخطاب الجلیل عربی	
		سناتن دھرم	ار	(ترجمہ اسلامی اصول کی فلاسفی)	ع

کتب و تقاریر حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ

کتاب	قیمت
ملائکۃ اللہ دوسرا ایڈیشن	۱۰ر
آئینہ صداقت اردو	عہر
〃 〃 انگریزی	ے ر
نجات	۱۳ر
تحفہ شہزادہ ویلز اردو بار دوم مجلد	عہر
تحفہ پرنس انگریزی	۱۲ر / عہ / ع
احمدیت حقیقی اسلام اردو	ع
〃 انگریزی	سیر
دعوۃ الامیر فارسی مجلد	عہر
〃 اردو غیر مجلد	ع ر
سوانح احمد انگریزی ۸ر – ع احمدیہ موومنٹ	عہ – عہر

خاص رعایت جو دوست ۲۰ روپیہ سے زیادہ کا آرڈر بھیجینگے انہیں ۲۵ فیصدی کمیشن بھی دیا جائیگا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک مقام کے دوست ملکر اکٹھا آرڈر بھیجیں تاکہ وہ اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکیں ×

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

مختصر سے استدلال کے مرتب کرکے فہرست لگائی گئی ہے۔ ۱۔ ہستی باریتعالیٰ ۲۔ صداقت قرآن شریف ۳۔ صداقت آنحضرت صلعم ۴۔ نبوت ۵۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام ۶۔ وفات مسیحؑ ۷۔ لفظ توفی ۸۔ لفظ نزول ۹۔ لفظ صلاۃ ۱۰۔ لفظ رفع ۱۱۔ مسیح بے باپ تھا ۱۲۔ تردید کفارہ ۱۳۔ قرآن شریف ہی شریعت ۱۴۔ حدیث کا ماننا ضروری ہے ۱۵۔ نجات اسلامی ۱۶۔ اصول مناظرہ ۱۷۔ اصول پیشگوئیاں ۱۸۔ مسئلہ ارتداد ۱۹۔ کفر و اسلام ۲۰۔ ایمان صحابہؓ و خلافت ۲۱۔ عصمت انبیاء ۲۲۔ گوشت خوری ۲۳۔ حدوث روح و مادہ ۲۴۔ عدم رجوع موتی ۲۵۔ ردتناسخ ۲۶۔ اخلاق ۲۷۔ پردہ ۲۸۔ سود و قرض ۲۹۔ طلاق ۳۰۔ حقوق نسواں ۳۱۔ تبلیغ ۳۲۔ جہاد ۳۳۔ تاویلات و متشابہات

غرضیکہ یہ خوبیوں کا مجموعہ تیار کرکے احباب کے پیش کرتا ہوں ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

اب آپ کا فرض یہ ہے!

کہ آپ بھی اس کار خیر میں شرکت حاصل کرکے اجر دارین حاصل کریں وہ اس طرح کہ

(۱) آپ اپنے لئے ایک حمائل ضرور خریدیں (۲) یہ کہ کم از کم چار حمائلوں کے اور خریدار بنا کر گویا **پانچ حمائلوں** کا وی پی منگائیں۔ اس کے بدلہ میں علاوہ اس اجر کے جو اللہ تعالیٰ دیگا مندرجہ ذیل کتب میں سے حسب انتخاب آپکے **دو روپیہ کی کتب بطور انعام** کے میں پیش کرونگا۔ پانچ حمائل کے خریدار کے لئے پانچ روپیہ (صہ) بطور پیشگی بھیجنے ضروری ہیں۔ قیمت بجلد ہے۔ مجلد کپڑا ۱ہ۔ مجلد چرمی للعہ

کتب انعامی یہ ہیں:-

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
از حضرت مسیح موعودؑ		بحر العرفان	۶ر	پیغام صلح	۲ر	ابطال الوہیت مسیحؑ	۳ر	رسول کریمؐ اور آپکی تعلیم	۳ر
درمکنون فارسی	لعہ	اصلاح خاتون	۳ر	رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب لاہور	۱۲ر	نور الدین	۸ر	کلام محمود مکمل	۱۰ر
درثمین اردو معہ فوٹو (مجلد)	۱۰ر	تفسیر والعصر	ار	اسلامی اصول کی فلاسفی مجلد	۱۲ر	**از حضرت خلیفۂ ثانی**		گلزار معرفت	۵ر
″ ″ جیبی	۴ر	احمدی و غیر احمدی میں فرق	ار	درثمین عربی مترجم	۸ر	ذکر الٰہی	۵ر	قول الحق	۰۳ر
خطبہ عید الفطر	۱۰ر	چشمۂ صداقت	۶ر	شرائط بیعت رنگدار	۲ر	ترک موالات	۸ر	لوح الہدیٰ	۲ر
تصدیق النبیؐ	۵ر	زندہ نبیؐ اور زندہ مذہب	۵ر	**از حضرت خلیفۂ اولؓ**		اختلافات کا آغاز	۱۱ر	**متفرق**	
پیغام احمدؐ۔ لیکچر لاہور	۵ر	احمدؐ کی تعلیم	۰ر	فصل الخطاب ہر دو حصہ	۸ر	سیرۃ النبیؐ مجلد	عار	خلافت راشدہ	۴عہ
تفسیر خزینۃ العرفان ۲-۱۲ پارہ	صہ ر	آخری لیکچر	ار	تصدیق براہین احمدیہ	۹ر	پیغام آسمانی	۰۲ر	ریویو براہین احمدیہ	عہ
مکتوبات مسیح موعودؑ	۶ر	سناتن دھرم	ار	ردتناسخ	۳ر	سیاسی لیکچر	۰۱ر	تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب	۵ر
								آئینہ اسلام رد آریہ	۱۲ر

نام کتاب	قیمت
آئینہ سماج رد آریہ	۸ر
برگزیدہ رسولؐ ″	۵ر
احمدیہ پاکٹ بک	۴ر
کلید قرآن مع لغات	۴ر
پارہ صحیح مسلم مترجم	عہ
سوانح امام بخاری	۲ر
طریق النجات دعائیں مترجم	۴ر
گلدستہ حقانی	۴ر
پارہ اول مترجم بطرز یسرنا القرآن	۲ر
قطعات ۴ قسم ..... فی	ار

قرآن مع تفسیر لغت بطرز قاعدہ یسرنا القرآن کے متعلق متعدد احباب دریافت کررہے ہیں اور وہ درخواستیں بھیج رہے ہیں انکو واضح رہے کہ انشاء اللہ ستمبر کے آخر تک شائع ہوجائیگا۔ گو ... تجویز درخواستیں جمع کررکھی ہیں باقی احباب جلد بھیجدیں شائع ہونے پر فی الفور بھیجا جائیگا۔

(فرمائشیں جلد سے جلد آنی چاہئیں۔ مکمل فہرست بھی پتہ ذیل سے طلب کرو:-)

کتاب گھر قادیان

انذاری پیشگوئی متعلقہ مرزا احمد بیگ وغیرہ:- بالکل نئے انداز اور پیرائے میں صرف حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے اس پیشگوئی کا پورا ہونا ثابت کیا گیا ہے اور قوم اعتراضات کا زبردست اور مدلل طرح سے ... قیمت صرف چار آنہ (۴ر)

ضمیمہ اخبار الفضل قادیان دارالامان ۲۱ ستمبر ۱۹۲۶ء — نمبر ۳۰ - جلد ۱۴

اسکے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا

دس خوبیوں والی

احمدی مترجم حمائل شریف

Rs. 2

پانچ خریدار کو دو روپیہ کی کتب بطور انعام دیجائینگی

الحمدللہ! کہ جس جیبی حمائل شریف کا عرصہ سے اعلان ہو رہا تھا وہ اب مکمل تیار ہو کر جلد بندی کیجارہی ہے کام کی ماہیت کے مطابق میرا اندازہ تھا کہ اگست ۱۹۲۵ء کے اندر اندر احباب تک پہنچا سکونگا مگر مطبع کی غیر معمولی مشکلات اور رکاوٹوں کے ماتحت اتنے دن اور توقف ہو گیا۔ بہر حال دیر آید درست آید۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اب کی مرتبہ یہ حمائل شریف بلحاظ صحت۔ لکھائی چھپائی وغیرہ اس سے بڑھکر بھی رہی ہے یقین کامل ہے کہ احباب اس خوبصورت تحفہ کو دیکھکر ضرور خوش ہونگے۔ علاوہ اس ظاہری عمدگی کے کئی ایک مفید اور کار آمد اضافے کئے گئے ہیں جو ہر ایک دوست کیلئے مفید ثابت ہونگے۔

پہلے اعلانوں میں میں نے مجلد انٹرلیو (جسمیں ہر ایک ورق کے ساتھ سفید ورق لگا ہوا ہو) کا ذکر بھی کیا تھا مگر اب مکمل ہونے پر اندازہ کیا گیا ہے کہ چونکہ تقطیع جیبی ہے اس لئے اسمیں سفید ورق لگنے سے اسکا حجم بہت زیادہ اور غیر موزون ہو جائیگا اسلئے انٹرلیو کا طریقہ ترک کرکے ہر ایک حمائل کے ساتھ ۶۴ صفحات آگے اور ۶۴ صفحات پیچھے لگا دیے گئے ہیں تاکہ موزونیت میں بھی فرق نہ آئے اور ضرورت بھی پوری ہو جائے۔ اور ان صفحات کے لئے صرف ۲؍ کا اضافہ کیا گیا ہے اسلئے وہ احباب جنہوں نے انٹرلیو کے لئے درخواستیں کی ہیں مطلع رہیں۔ ہاں اگر بعض احباب نے ضرور انٹرلیو ہی کرانا ہے تو انکے لئے مناسب ہے کہ بجائے ایک جلد کے دو جلدوں میں یعنی پندرہ پندرہ پاروں کی الگ الگ جلدیں کرائیں۔ ایک جلد کی قیمت بڑھ جائیگی جنکو ایسا کرانا منظور ہو صرف وہی احباب اطلاع دے دیں باقیوں کی ضرورت نہیں ✦

کئی ایک احباب نمونہ طلب کرتے تھے انکے لئے حمائل کا ایک صفحہ بطور نمونہ یہاں دیا جاتا ہے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اسقدر چھوٹی تقطیع پر ایسی واضح اور صاف مترجم حمائل کسی نے شائع نہیں کی ✦

خاص خوبیاں یہ ہیں

(۱) ترجمہ تحت اللفظ۔ دوبارہ ترمیم شدہ زیر نگرانی حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب۔ مخالفین اسلام و سلسلہ کے اکثر اعتراضات کو ترجمہ میں ہی حل کیا گیا ہے ✦

(۲) بعض ضروری مقامات پر حضرت خلیفہ اول رضؓ کے مفید نوٹ بھی درج ہیں ✦

(۳) احکام الٰہی نشان کر.. حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اپنے موقعہ پر نشان کئے گئے ہیں ✦

(۴) ابتداء میں ان تمام احکام کی مضمون وار فہرست بھی دیگئی ہے ✦

(۵) قرآن شریف کی تفسیر کرنے کے صحیح معیار فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ✦

(۶) فہم قرآن کے اصول فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ ✦

(۷) تلاوت قرآن کے طریق فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ ✦

(۸) مندرجہ ذیل مضامین جو اسوقت مخالفین سے بحث ابحاث میں پیش آتے رہتے ہیں۔ انکے متعلق آیات قرآنی جمع

حاشیہ پر احکام الٰہی کے نمبر ہیں

126

اشتہارات

تمسکات پنجاب ۱۹۳۷ء

حکومت پنجاب قرضہ کا اعلان کیوں کرتی ہے؟

اس لئے کہ اسی صوبہ سے قرضہ لیا جائے۔ اور اسی صوبہ کی ترقی اور اصلاح میں صرف کیا جائے ؛

کتنا قرضہ اور کس لئے؟

ایک کروڑ روپیہ جو وادی ستلج اور دیگر مقامات کی ایسی نہروں پر صرف کیا جائیگا جو فائدہ بخش ہونگی ؛

قرضہ کیلئے ضمانت کیا ہوگی؟

حکومت پنجاب کا کل مالیہ

شرح سود کیا ہے؟

۵ ¾ فیصدی

مجھے روپیہ کب واپس ملے گا؟

بارہ ۱۲ سال کے عرصہ میں۔ لیکن اگر آپ وادی ستلج کی نہر پر اراضی خریدینگے۔ تو اس کی قیمت کی پوری ادائیگی یا اسکے جزو کی ادائگی میں آپ کے تمسکات پوری قیمت پر منظور کرلئے جائینگے ؛

مجھے قرضہ کیلئے درخواست کہاں کرنی چاہیئے؟

بڑے سرکاری خزانہ یا اس کے ماتحتی خزانہ یا امپیریل بنک پنجاب کی کسی شاخ کے پاس جائیے ؛

مجھے قرضہ کیلئے درخواست کس طرح کرنی چاہیئے؟

وہاں سے جو فارم آپ کو ملے گا۔ وہ آپ پُر کرکے روپیہ ادا کردیں ؛

مجھے سود کب سے ملے گا؟

جس تاریخ کو آپ روپیہ ادا کرینگے۔ اسی تاریخ سے

مجھے سود کس طریقہ سے وصول ہوگا؟

۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء تک کا سود آپ کو اسی وقت نقد ادا کردیا جائیگا جس وقت آپ روپیہ داخل کرینگے۔ اور اس کے بعد ششماہی پنجاب کے ہر ایسے خزانہ سرکار یا ماتحتی خزانہ سرکار سے ادا ہوا کریگا۔ جس کے متعلق آپ لکھیں گے۔ کہ اس کے ذریعہ ہوا کرے ؛

میں یہ قرضہ کب دے سکتا ہوں؟

۱۳ ستمبر ۱۹۲۵ء سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء تک جونہی ایک کروڑ روپیہ فراہم ہوجائے گا۔ قرضہ لینا بند کردیا جائے گا ؛

مجھے کیوں قرض دینا چاہیئے؟

(الف) کیونکہ ضمانت بھی اچھی ہے۔ اور سود بھی اچھا ملتا ہے۔ (ب) کیونکہ روپے کے بدلے میں زمین بھی ملتی ہے۔ بشرطیکہ نیلام کی بولی تمہارے نام پر ختم ہو (ج) کیونکہ اگر آپ اپنے صوبہ کی امداد کرینگے۔ تو ایک اچھے شہری کی طرح اپنے فرض کو ادا کرینگے ؛

المشتہر:۔ مائیلز ارونگ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب محکمہ مالیات

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی
بعدالت مولوی محمد نواب خانصاحب۔ ثاقب
عدالتی سرکار ریاست مالیر کوٹلہ

مقابیہ سانیا جٹ سکنہ موسن آباد۔ مدعی ؛

بنام

دیا سنگھ پسر جبر چھنا۔ رودیا پسر دیا سنگھ جٹ سکنہ موضع سلطان پور علاقہ ریاست مالیر کوٹلہ۔ مدعا علیہم ؛

دعوےٰ دلاپانے مبلغ ۱۱۱ سکہ کلدار
اصل مع سود بروئے تمسک

بمقدمہ مندرجہ عنوان الصدر مدعی نے بذریعہ درخواست وبیان حلفی خود استدعا کی ہے۔ مدعا علیہ لاپتہ ہے۔ ان پر تعمیل سمن بذریعہ اشتہار کرائی جاوے۔ لہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے۔ مدعا علیہم بہ تقرر ۱۳ ستمبر ۱۹۲۵ء محکمہ ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیروی وجوابدہی مقدمہ کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاویگی + آج بتاریخ ۲۲ اگست ۱۹۲۵ء بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت جاری کیا گیا ؛

مہر عدالت — دستخط حاکم

اشتہار بغرض حاضری مدعا علیہ زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی
بعدالت مولوی محمد نواب خانصاحب۔ ثاقب
عدالتی سرکار ریاست مالیر کوٹلہ

لکھی مل پسر بیر دبل قوم اگروال ورونق رام پسر لکھی مل سکنائے مالیر کوٹلہ۔ مدعیان ؛

بنام

مدن سنگھ پسر فتح سنگھ قوم جٹ ساکن موضع تودہراتی علاقہ ریاست مالیر کوٹلہ۔ مدعا علیہ ؛

دعوےٰ دلاپانے مبلغ ۳۵ روپیہ سکہ کلدار اصل وسود

مقدمہ مندرجہ عنوان الصدر مدعیان نے بذریعہ درخواست استدعا کی ہے۔ کہ مدعا علیہ خبر دعوےٰ پاکر روپوش ہوگیا ہے۔ بغرض حاضری مدعا علیہ اشتہار جاری ہو۔ لہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی اشتہار ہذا بغرض حاضری مدن سنگھ مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مذکور بتقرر ۱۲ ستمبر ۱۹۲۵ء محکمہ ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیروی وجوابدہی مقدمہ کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی ؛ آج بتاریخ ۲۰ اگست ۱۹۲۵ء بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۵ ستمبر۔ فیض کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ہسپانی اور فرانسیسی فوج اور ہوائی جہاز گذشتہ ۷۲ گھنٹوں سے الہوا سیمس پر متواتر گولہ باری کر رہے ہیں۔ فرانسیسی محاذ کی شمالی سرحد پر کوئی کارروائی ایسی نہیں ہوئی۔ جس سے مترشح ہو سکے۔ کہ فرانسیسی اور ہسپانی فوج نے مشترکہ جارحانہ حملے شروع کر دیئے ہوں ۔

بیت المقدس۔ دروزیوں کی گولہ باری سے قلعہ سویدہ کی شرقی دیوار بالکل منہدم ہو گئی۔ پھر دست بدست لڑائی شروع ہوئی۔ اور دروزیوں نے ۱۵۰ فرانسیسیوں کو گرفتار کر لیا اور گولہ بارود کی ایک بہت بڑی تعداد اور دیگر سامان تین مسلح موٹر کاریں۔ ایک توپخانہ اور بے شمار کلدار توپوں پر قبضہ کر لیا۔

لنڈن۔ ۱۷ مئی گلاسگو کے ایک مکان میں آٹھ ہندوستانیوں پر ایک ہجوم نے بغرض ڈکیتی حملہ کر کے ایک کو ہلاک اور باقیوں کو زخمی کر دیا تھا۔ اس مقدمہ میں ایک ملزم کو سزائے موت اور ایک کو حبس دوام اور ایک کو ۹ ماہ قید کی سزا دی گئی۔

ٹائمز کا نامہ نگار ریگا سے اطلاع دیتا ہے کہ لینن گراڈ میں سخت تپ محرقہ شروع ہو گیا ہے۔ ہسپتال بالکل بھرے پڑے ہیں اور مزید سکونت کے لئے انتظام کیا جا رہا ہے۔

ہوائی جہازوں سے جنگ کے بعد ڈاک کا کام تو لیا ہی جاتا تھا اب ان کے ذریعے جنگلات میں تخم ریزی بھی شروع کر دی گئی ہے۔ گویا کئی کروڑ ایکڑ زمین میں صرف ایک ہوائی جہاز اور دو آدمی صرف چند دنوں میں تخم ریزی کر سکتے ہیں۔ ایک آدمی تو ہوائی جہاز کو چلاتا ہے۔ دوسرا بیج پھینکتا جاتا ہے ۔

قسطنطنیہ ۴ ستمبر۔ جمہوریہ ٹرکی کی حدود کے اندر تمام تکیوں۔ خانقاہوں اور شیوخ کے خانوادوں کے سلسلہ کو بند کر دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ صرف علماء کو اجازت ہو گی۔ کہ وہ عمامہ استعمال کریں۔ لیکن انہیں بھی سرکاری دفاتر میں اسے سر سے اتارنا پڑے گا۔ تمام افسروں کو یورپین لباس پہننا پڑے گا۔ اور ہیٹ استعمال کرنا ہو گا ۔

طہران۔ سلطنت ایران کے دفتر خارجہ نے غیر ممالک میں ایرانی نمائندگان کو تار دیا ہے۔ کہ سلطان ابن سعود کو جنگ شروع کرنے کے وقت حکومت ایران نے مشورہ دیا تھا۔ کہ تمام مزارات کا احترام اور مسلمانوں کی خونریزی سے احتراز کیا جائے۔ لیکن سلطان ابن سعود نے باوجود اطمینان دلانے کے مسلمانوں کو صدمہ پہنچایا ہے اور حکومت ایران کو ماتم میں مبتلا کر دیا چنانچہ ۵ ستمبر کو عام طور پر اظہار ماتم ہوا ۔

مشہور ہے۔ کہ سلطان عبدالعزیز بن السعود اپنے بھائی امیر محمد کو اپنا قائم مقام بنا کر عنقریب نجد واپس تشریف لے جانے والے ہیں ۔

ابن سعود کی فوجوں نے مدینہ منورہ کے محاصرہ اور اماکن مقدسہ کو نقصان پہنچانے کے علاوہ معان اور مدینہ طیبہ کی درمیانی ریلوے لائن کو توڑ ڈالا ہے ۔

ہندوستان کی خبریں

مولوی شوکت علی صاحب نے اعلان کیا ہے۔ کہ انہیں سلطان ابن سعود کی طرف سے حسب ذیل تار پہنچا ہے:-

ہم ہنوز مدینہ منورہ پر قابض نہیں ہوئے۔ مدینہ کا صرف محاصرہ کیا گیا ہے۔ تاکہ دشمن کی فوج کو مجبور کر سکیں دشمن کے ذریعہ جو خبر پہنچی ہے۔ وہ قطعاً غلط ہے۔ ہم نے اہل مدینہ اور عمارات مقدسہ کی حفاظت کے خیال سے خود توپخانہ نہیں بھیجا۔ ہم کعبہ کی طرح مسجد نبوی کا احترام کرتے ہیں۔ ہم کوئی ایسی کارروائی نہیں کریں گے۔ جس سے خدا ناراض ہو۔ ہم اپنی جانیں اور متاع مدینہ اور مقدس عمارات کی حفاظت کے لئے نثار کر دینے کے لئے تیار ہیں۔

اس تار میں روضۂ رسول کریم کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اور نہ اسکے احترام کے متعلق کوئی لفظ ہے ۔

آنریبل میاں فضل حسین کی غیر موجودگی کے دوران میں خان بہادر شیخ عبدالقادر وزیر تعلیم کے منصب کے فرائض انجام دینگے۔ اس سلسلہ میں ان کو مجلس قوانین پنجاب کی صدارت سے مستعفی ہونا پڑے گا ۔

ڈاکٹر سیف الدین کچلو معتمد مجلس مرکزیہ تنظیم پچھلے ہفتہ شملہ میں تھے۔ وہاں معدودے چند اصحاب کے سوا تمام مسلمان ارکان اسمبلی نے مجلس مرکزیہ تنظیم کی رکنیت قبول کر لی اور جن اصحاب نے فی الحال مجلس تنظیم کی شرکت منظور نہیں فرمائی۔ انہوں نے مجلس مذکور کے کام سے پوری دلچسپی لینے اور اس کے مقاصد کے ساتھ ہمدردی رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

کلکتہ۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر مجلس خلافت مرکزیہ نے مولانا شوکت علی کی رائے سے مجلس عاملہ کا ایک اہم جلسہ ۱۲ ستمبر ۱۹۲۵ء کو بمقام پٹنہ منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ خیال ہے۔ کہ مجلس عاملہ یہ فیصلہ کرے گی۔ کہ ابن سعود سے حجاز کے مستقبل پر گفتگو کرنے کے لئے ایک وفد حجاز بھیجا جائے اور زور ڈالا جائے۔ کہ وہ مستقبل قریب میں ایک اسلامی کانفرنس مدعو کرے ۔

مولانا شوکت علی نے ابن سعود کو تار دیا ہے۔ کہ وہ رسول مقبول کے مزار مبارک پر گولہ باری کے متعلق شریفی پروپیگنڈا کی پیچیدگیوں سے مسلمانوں کو بچائیے اور لکھا ہے ہماری تجویز ہے کہ آپ مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت بطور غیر جانبدار شاہد کے شیخ سنوسی کو ساتھ لے لیجئے۔ تمام مسلمان مقامات مقدسہ کی حفاظت کیلئے آپ کے وعدے پر اعتماد کرتے ہیں ۔

مجلس مقننہ بمبئی کی کمیٹی مالیات نے پانچ ڈسٹرکٹ جیلوں میں مدارس کھولنے کی منظوری دی ہے۔ یہ مدارس آئندہ مارچ سے ایک سال کے لئے کھولے جائیں گے۔ اور ان میں تین مضامین پڑھائے جائیں گے۔ جن میں سے ایک ابتدائی تاریخ ہو گی ۔

مقامات مقدسہ کی توہین اور ان پر گولہ باری کی خبر کے متعلق حکومت ایران کی خواہش کے مطابق بمبئی کے مغل اور سنی مسلمانوں نے ۵ ستمبر کو ماتم کیا اور دعائیں کیں اور اپنا کاروبار بند کر دیا۔ اور شام کے وقت ایک عام جلسہ میں مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے دعا مانگی گئی۔ اور ایک نمائندہ کمیٹی بنائی گئی۔ جو وہابیوں کی مذکورہ زیادتیوں کے برخلاف کارروائی کریگی۔

دہلی۔ مولانا شوکت علی وغیرہ نے وزیر اعظم ایران کو تار کے ذریعہ یہ بتانے کی کوشش کی ہے۔ کہ رپورٹ کا بروشلم والا تار جس میں مدینہ منورہ کی بمباری اور مسجد نبوی کے گنبد کو نقصان پہنچانے کی اطلاع دی گئی تھی۔ بالکل غلط ثابت ہوا ہے اور مختلف تاروں کا ذکر کر کے یہ جتایا ہے۔ کہ یہ سب بے بنیاد افواہیں ہیں۔ کسی مقام پر کوئی نقصان نہیں پہنچایا گیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کیا ہے۔ کہ غفلت اور ناواقفیت سے جن مساجد مقابر۔ مزارات اور قبہ جات کو نقصان پہنچا یا منہدم ہو گئے۔ ان کی تعمیر عالم اسلام کی کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق کیجائیگی ۔

اراکین انجمن اسلامیہ حنفیہ قصور نے سید حبیب مالک سیاست سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ بذات خود حجاز میں جا کر اماکن مقدسہ کی بے حرمتی و تذلیل کے واقعات کی تحقیقات کریں۔ اور اپنی عینی شہادت کے مطابق صحیح حالات سے اہالیان ہند کو مطلع کریں ۔

شملہ۔ سنڈے ٹائمز لاہور کا نامہ نگار خصوصی شملہ سے بذریعہ ٹیلیفون مردی ہے۔ کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اکالی لیڈروں کے خلاف مقدمہ جو لاہور قلعہ میں چل رہا ہے۔ واپس لے لیا جائے۔ اور لیڈروں کو جس قدر جلد ممکن ہو آزاد کیا جائے ۔